وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد: 75/ شمارہ 35/ 27/ اگست 2026ء، 13/ ربیع الاول 1448 ہجری قمری / 27/ ظہور 1405 ہجری شمسی (www.akhbarbadr.in)

ایڈیٹر: منصور احمد

ارشاد باری تعالیٰ　دین اسلام غالب ہو کر رہے گا

هُوَ الَّذِيۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ﴿۳۳﴾ (سورۃ التوبہ: 33)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرک کیسا ہی ناپسند کریں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم　مسیح موعود و مہدئ معہود ایمان کو ثریا ستارے سے واپس لائیں گے

عَنۡ اَبِی هُرَيۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ، قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنۡدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، فَاُنۡزِلَتۡ عَلَيۡهِ سُورَةُ الۡجُمُعَةِ وَآخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوا بِهِمۡ، قَالَ قُلۡتُ مَنۡ هُمۡ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَلَمۡ يُرَاجِعۡهُ حَتّٰى سَاَلَ ثَلَاثًا، وَفِينَا سَلۡمَانُ الۡفَارِسِیُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلَى سَلۡمَانَ، ثُمَّ قَالَ ''لَوۡ كَانَ الۡاِيۡمَانُ عِنۡدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوۡ رَجُلٌ مِنۡ هٰؤُلَاءِ'' (بخاری کتاب تفسیر القرآن باب قولہ و آخرین منھم لما یلحقو بھم (الجمعۃ 4897)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور آپ پر سورۃ جمعہ نازل کی گئی۔ وَآخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوا بِهِمۡ کے متعلق ابوہریرہؓ کہتے تھے میں نے پوچھا یارسول اللہ! یہ کون ہیں؟ آپ نے اس کا ان کو جواب نہیں دیا۔ پھر انہوں نے تین بار پوچھا اور اس وقت ہم میں سلمان فارسیؓ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہو تو ان میں سے کچھ مرد یا فرمایا ایک مرد اس تک پہنچ جائیں گے۔

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام　مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ہے ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا اور پھر خدا نے اپنے بلا واسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا اور پھر زمانے کی حالت موجودہ نے تقاضا کیا کہ یہی میرا نام ہو۔ (اربعین حصّہ اوّل روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 345 مطبوعہ یوکے)

قسم ہے مجھے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔۔۔ ایک غیب میں ہاتھ ہے جو مجھے تھام رہا ہے اور ایک پوشیدہ روشنی ہے جو مجھے منور کر رہی ہے اور ایک آسمانی روح ہے جو مجھے طاقت دے رہی ہے۔ پس جس نے نفرت کرنا ہے کرے تا مولوی صاحب خوش ہوجائیں۔ بخدا! میری نظر ایک ہی پر ہے جو میرے ساتھ ہے اور غیر اللہ ایک مرے ہوئے کیڑے کے برابر بھی میری نظر میں نہیں۔ کیا میرے لئے وہ کافی نہیں جس نے مجھے بھیجا ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ اس تبلیغ کو ضائع نہیں کرے گا جس کو میں لے کر آیا۔ (ضمیمہ ازالہ اوہام حصہ دوم، روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 635 مطبوعہ یوکے)

میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اُس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد نمبر 22 صفحہ 502)

اقتباس از تفسیر کبیر　مسیح موعود اسلام کی صداقت دنیا پر ظاہر کرے گا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ البروج کی آیت وَشَاهِدٍ وَّمَشۡهُوۡدٍ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''**شاہد کی تشریح قرآن مجید میں:** میرے نزدیک قرآن کریم نے ایک دوسری جگہ شاہد کی جو تعریف فرمادی ہے وہی اس جگہ چسپاں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۂ ہود میں فرماتا ہے اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ وَيَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ وَمِنۡ قَبۡلِهٖ كِتٰبُ مُوۡسٰۤى اِمَامًا وَّرَحۡمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِهٖ مِنَ الۡاَحۡزَابِ فَالنَّارُ مَوۡعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡهُ ۚ اِنَّهُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ (ہود: ۱۸) یعنی کیا جو شخص اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر قائم ہے اور اُس کی صداقت کا ایک گواہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آکر اس کی پیروی کرے گا اور اُس سے پہلے موسیٰ کی کتاب تھی جو لوگوں کے لئے امام و رحمت تھی ایک جھوٹے مدعی جیسا ہوسکتا ہے؟ اور موسیٰ کے سچے پیرو اس پر بھی ضرور ایمان لاتے ہیں۔ اور ان مخالف گروہوں میں سے جو کوئی اس کا انکار کرے گا تو دوزخ کی آگ اُس کے لئے وعدہ کی جگہ ہے۔ پس اے مخاطب تو اس کے متعلق کسی قسم کے شک میں نہ پڑ وہ یقیناً بالکل حق ہے اور تیرے رب کی طرف سے ہے۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لایا کرتے۔ شاہد سے مراد مسیح موعودؑ اِس آیت میں شَاهِدٌ مِّنۡهُ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی خبر دی گئی ہے۔ پس شاہد مسیح موعود ہیں اور مشہود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہی بات اللہ تعالیٰ نے اِس جگہ بیان فرمائی ہے کہ ہم شہادت کے طور پر اُس شاہد کو پیش کرتے ہیں جس کا دوسری جگہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔ اسی طرح ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو پیش کرتے ہیں۔ پس شاہد سے مراد یہ ہے کہ اُس زمانہ میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت لوگوں کے قلوب سے مٹ چکی ہوگی وہ اِس بات کی گواہی دے گا کہ آپؐ سچے ہیں اور قرآن کریم کی صداقت لوگوں پر واضح کرے گا۔'' (تفسیر کبیر جلد 11 صفحہ 521 آن لائن ایڈیشن)

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21/ اگست 2026 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔ احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

اداریہ

امام مہدی کی پیشگوئی افسانہ نہیں ایک ایمان افروز حقیقت ہے!

آجکل بعض نام نہاد مسلم دانشوروں کی جانب سے یہ بات پھیلائی جارہی ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود کی آمد جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے صرف ایک افسانہ ہے۔ اور اس کا کوئی ثبوت نہیں کہ امام مہدی مبعوث ہوں گے۔

ایسے نام نہاد دانشور پہلے مذاہب میں بھی موجود تھے مثلاً عیسائی علماء اور پادریوں نے مسیح کی آمد کے انتظار سے تھک کر اور آنے والے ''روح الحق'' کو نہ پہچان کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ اب مسیح کی آمد کا انتظار بے سود ہے۔ اب کوئی مسیح نہیں آئے گا کلیسا ہی مسیح کا قائم مقام ہے۔ یہی بات اب مسلم علماء نے بھی آنے والے مسیح کو نہ پہچان کر اور یہ دیکھ کر کہ وہ ان کی اُمیدوں کے مطابق نہیں آیا یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ مسیح موعود کے متعلق اور ان کی آمد سے متعلق خیال صرف ایک افسانہ ہے۔

اور پیچھے چلے جائیں تو یہودی بھی مسیح کا انتظار کر رہے ہیں بقول ان کے مسیح آئے گا تو پھر سے داؤد کی سلطنت کو قائم کرے گا۔ لیکن بقول ان کے مسیح کی آمد سے قبل ایلیا نبی جو بگولے پر بیٹھ کر آسمان پر چلا گیا تھا۔ (سلاطین نمبر 2 باب 2) آسمان سے نازل ہوگا۔ پھر اس کے بعد ہی مسیح آئے گا اور اس لئے وہ آج تک مسیح ناصری کو موعود مسیح نہیں مان رہے۔ حالانکہ وہ مسیح پہلے مسیح ناصری کی شکل میں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں اور اب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے رنگ میں ظاہر ہو چکا ہے اور جس کے ذریعہ آج پوری دنیا کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کا کام پورے زور سے جاری ہے لیکن چونکہ علماء ظواھر کے خیالات کے مطابق وہ مسیح موعود نہیں آیا اس لئے اب تک یہودی بھی اس کے منکر ہیں، عیسائی بھی اس کے منکر ہیں اور مسلمان علماء بھی آنے والے کے منکر ہیں۔ اور بعد از انتظار بسیار و مایوسی ان کے نزدیک گزشتہ انبیاء اور صحف میں مسیح موعود کی آمد کے متعلق جو پیشگوئیاں موجود ہیں وہ سب نعوذ باللہ افسانہ ہے۔

قرآن مجید نے اس حوالہ سے عمومی طور پر ایک اصولی راہنمائی فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس کے بعد میں آنے والے نبی پر ایمان لانے، اس کی تصدیق کرنے اور اپنی قوم کو اس پر ایمان لانے کی تاکیدی نصیحت کرنے کا حکم دیا ہے۔ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 82 میں جو آیت میثاق النبیین کے نام سے مشہور ہے فرمان الٰہی ہے کہ:

''جب اللہ نے نبیوں سے میثاق یعنی پختہ عہد لیا کہ اگر کوئی ایسا رسول تمہارے پاس آئے جو اس بات کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔''

اسی طرح سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 8 سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عہد ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی لیا گیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

''جب ہم نے نبیوں سے ان کا میثاق (پختہ عہد) لیا اور تجھ سے بھی اور نوح سے بھی اور ابراہیم سے بھی اور موسیٰ سے بھی اور عیسیٰ سے بھی اور ہم نے ان سے بہت پختہ عہد لیا تھا۔''

مذکورہ آیت قرآنی میں سب نبیوں کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پختہ عہد لیا گیا کہ آپ کے بعد جو نبی آئے گا اپنی قوم کو تاکید کر جائیں کہ وہ اس پر ایمان لائے گی۔

اب وہ کونسا مامور ہے جس پر ایمان لانے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے۔ آپ کا فرمان ہے:

يُوشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يَلْقَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِمَامًا مَهْدِيًّا، وَحَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا".

(مسند احمد/مسند المكثرين من الصحابة/حديث: 9323)

ایسی احادیث مسند احمد کے علاوہ بخاری، مسلم اور دیگر کتب احادیث میں بھی موجود ہیں۔ صحیح مسلم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی و مسیح موعود کو چار مرتبہ ''نبی اللہ'' کے لقب سے نوازا ہے۔
(صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی جڑ قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ پر سورۃ الجمعہ نازل ہوئی۔ جب آپ نے اس کی آیت ''وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْبِهِمْ'' پڑھی جس کے معنی یہ ہیں کہ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے حضورؐ نے اس سوال کا جواب نہیں دیا اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے ایک مرد یا کچھ مرد اس کو واپس لے آئیں گے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے بعد آنے والے مامور کی خبر بھی دے دی اور اس پر ایمان لانے کا تاکیدی ارشاد بھی صادر فرمادیا۔ اب بھی اگر کوئی کہے کہ وہ فرمان جو احادیث اور قرآن مجید سے ثابت ہے صرف ایک افسانہ ہے تو پھر ایسے لوگوں کو اپنے نظریہ پر نظر ثانی کرنی چاہئے۔

مسیح موعود کے آنے کی پیشگوئی سینکڑوں سالوں سے صرف یہود و نصاریٰ کی کتب میں ہی تواتر کے ساتھ موجود نہیں بلکہ قرآن مجید میں اور پھر احادیث میں بھی درج ہے۔ اور بزرگان اُمت گزشتہ چودہ سو سال میں اس کو تواتر کے ساتھ اپنی کتب میں درج کرتے چلے آئے ہیں بلکہ تیرھویں صدی کے بزرگ علماء کی کتب امام مہدی کے انتظار سے بھری پڑی ہیں اور ان میں سے بعض نے تو الہام الٰہی کی روشنی میں بتایا کہ امام مہدی کا زمانہ اب قریب آ گیا ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ نے فرمایا:

''عَلَّمَنِي رَبِّي جَلَّ جَلَالُهٗ ان القيامة قد اقتربت والمهدی تهيّا للخروج'' (تفہیمات الٰہیہ جلد 2 صفحہ 123)

یعنی میرے بڑی عظمت والے رب نے مجھے بتایا ہے کہ قیامت قریب ہے اور مہدی ظاہر ہونے کو تیار ہے۔

پس مسلم علماء کو سوچنا چاہئے کہ نہ کبھی پہلی اُمتوں کا مسیح موعود اس دور کے علماء کی ظاہری تعبیروں اور خواہشوں کے مطابق آیا اور نہ اب آئے گا۔ ہر دو کے ظاہر پرست علماء کو یہی چیز انکار پر اکساتی رہی ہے کہ آنے والا ان کے اپنے قائم کردہ پیمانوں کے مطابق نہیں آیا۔ چنانچہ یہودی علماء آج تک انتظار کر رہے ہیں کہ جب تک ایلیا جو بگولے میں بیٹھ کر آسمان پر چلا گیا تھا وہی آسمان سے نہیں آتا ہم یسوع پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اور اس بناء پر وہ آج تک عیسیٰ علیہ السلام کے انکاری ہیں اور ظاہر پرست مسلم علماء حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام پر اس لئے ایمان نہیں لا رہے کہ بقول ان کے عیسیٰ علیہ السلام جو آسمان پر بیٹھے ہیں وہی تشریف لائیں گے۔ وہ دمشق کے مینار پر فرشتوں کے کاندھوں پر پیلے کپڑے پہنے ہوئے دونوں ہاتھ رکھ کر اُتریں گے تو وہ تب ان پر ایمان لائیں گے۔ اور اس بیچ میں اب ایسے علماء بھی پیدا ہو رہے ہیں کہ جو ان عظیم پیش خبریوں کو جن سے مسلم اُمہ کی قسمت وابستہ ہے پیچھا چھڑانے کیلئے افسانہ قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ آنے والا سچا مامور آ بھی گیا۔ اب ضرورت ہے اس کی صداقت کو پرکھنے کی۔ ان پیشگوئیوں پر غور کرنے کی جو ان کی آمد کے متعلق بطور نشانی قدیم صحائف میں درج ہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر صرف دو نشانوں کا ذکر کر کے اور دعوت فکر دے کر اس گفتگو کو ختم کیا جاتا ہے۔

قدیم صحائف، قرآن مجید اور احادیث میں مذکور ہے کہ سچے امام مہدی و مسیح موعود کے زمانے کی ایک نشانی یہ ہوگی جب وہ مبعوث ہوگا اور دعویٰ کرے گا تو اس کے زمانہ میں رمضان میں چاند کو اس کے گرہن لگنے کی تاریخوں میں سے پہلی رات کو اور سورج کو اس کے گرہن لگنے کے دنوں میں درمیانی دن میں گرہن لگے گا۔

چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام جب مبعوث ہوئے اور آپ نے دعویٰ مسیحیت و مہدویت فرمایا تو آپ کے زمانہ میں یہ گرہن 1894ء میں لگ چکا ہے جس کی طاقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نہ تھی کہ وہ اپنی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے یہ گرہن لگوا سکتے۔

دوسرا نشان جو پُرانے صحائف میں لکھا تھا وہ یہ ہے کہ جب امام مہدی و مسیح موعود آئیں گے تو ان کے زمانہ میں طاعون پھوٹے گی۔ چنانچہ یہ طاعُون بھی آپ کے زمانے میں پھوٹی جس کو آپ نے اپنی صداقت کا نشان قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ خدا مجھ کو اور میری چار دیواری کے اندر رہنے والے سب لوگوں کو بچائے گا۔ الحمد للہ کہ یہ نشان بھی روز روشن کی طرح پورا ہو چکا ہے کہ آپ کے دور میں آپ کے کئی مخالفین اور معاندین تو طاعون کی بیماری سے ہلاک ہوئے اور خدا نے آپ کو محفوظ رکھا۔

اب جبکہ ایک شخص آیا اور اس نے امام مہدی و مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور اس کے زمانہ میں وہ نشانیاں من وعن پوری ہوگئیں جو اس کی آمد سے متعلق تھیں تو پھر یہ کسقدر نادانی ہے کہ ہم خُدا کا شکر کرنے کی بجائے اور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی نشانی سمجھنے کی بجائے اُسے صرف ایک افسانہ قرار دیں۔ اُٹھو اور جاگو اور دیکھو کہ یہ افسانہ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ حقیقت ہی نہیں بلکہ ایک ایمان افروز حقیقت ہے!

بالآخر ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آجکل نام نہاد مسلم دانشوروں میں یہ فیشن سا بن گیا ہے کہ اسلام کے جس حکم یا واقعہ کی حقیقت انہیں سمجھ نہیں آئی اُسے افسانہ قرار دے کر اُسے جھٹلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ صرف امام مہدی کی بابت ہی نہیں بلکہ غارِ حراء جہاں پر آنحضرت ﷺ کی پہلی وحی نازل ہوئی، کے واقعہ کو اور جنت و دوزخ کے حوالہ سے بعض قرآنی حقائق و معارف کو اپنی عقلوں کے ترازو پر تول کر جب یہ اُنہیں اپنے معیاروں پر پورا اترتا ہوا نہیں دیکھتے تو اُنہیں افسانہ قرار دیتے ہیں۔ اسی لئے تو خدا نے اس دور میں اسلام کی حقیقت کو سمجھانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود کو مبعوث فرمایا ہے اور آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں اور الہام الٰہی کی مدد سے ان سب مسائل کے ایسے حل پیش فرمائے ہیں کہ غیر بھی آپ کے پیش کردہ معارف ربانی سے دنیا بھر میں فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

لہٰذا اپنی محدود عقلوں پر انحصار چھوڑو اور اس وجود باجود کی پیروی کرو اور اس کے علم کلام کی طرف لوٹو جسے آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صداقت کے اظہار کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہوں جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کیلئے تیار کئے ہیں۔ مجھے اس نے بھیجا ہے کہ تا میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی طاقتوں کو دوبارہ قائم کروں اور مجھے اس نے حق کے طالبوں کی تسلی پانے کیلئے آسمانی نشان بھی عطا فرمائے ہیں اور میری تائید میں اپنے عجیب کام دکھلائے ہیں اور غیب کی باتیں آئندہ کے بھید جو خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں کی رو سے صادق کی شناخت کیلئے دراصل معیار ہیں میرے پر کھولے ہیں اور پاک معارف اور علوم مجھے عطا کئے ہیں اس لئے ان روحوں نے مجھ سے دشمنی کی جو سچائی کو نہیں چاہتیں اور تاریکی سے خوش ہیں مگر میں نے چاہا کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے نوع انسان کی ہمدردی کروں۔''

(روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 13، مسیح ہندوستان میں)

***

خطبہ جمعہ

شکر گزاری بیٹھ جانے کا نام نہیں، شکر گزاری عمل میں مزید ترقی چاہتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقویٰ کے اعلیٰ ترین معیار پر تھے اس لیے آپؐ نے عبدِ شکور ہونے کا بھی اعلیٰ ترین معیار حاصل کیا اور ساتھ ہمیں تلقین فرمائی کہ تم بھی عبدِ شکور بنو۔ اگر اللہ تعالیٰ کے حقیقی عبد ہونے کا حق ادا کرنا ہے تو جوں جوں اللہ تعالیٰ تمہارے پر فضل نازل فرماتا ہے اتنا ہی عبادت کے معیار اونچے کرو اور شکر گزاری کرو۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجہ میں سستی نہیں ہونی چاہیے بلکہ عبادت اور شکر گزاری میں آگے سے آگے بڑھنا چاہیے۔ پس جب تک ہم اس نسخے پر عمل کریں گے ہم ترقی کی منازل کو طے کرتے جائیں گے انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ ان شاء اللہ

اگر ہمیں رزق میں برکت کی خواہش ہے تو اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کا شکر ادا کرنے کی ضرورت ہے

جس مقصد کے لیے واقفین نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے وہ بہت عظیم مقصد ہے اور عظیم مقصد حاصل کرنے کے لیے عظیم مقصد حاصل کرنے والوں کے نمونے سامنے ہونے چاہئیں۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش ہونی چاہیے تبھی وہ مقصد بھی حاصل ہو سکتا ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کے متعلق فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر کوئی بیوی نہیں دی کیونکہ خدیجہ نے مجھے اس وقت قبول کیا جب دوسروں نے میرا انکار کیا اور جب لوگوں نے میرا انکار کیا تو اس نے میری تصدیق کی۔ جب لوگوں نے مجھے مال سے محروم کیا تو اس نے اپنے مال سے میری مدد کی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی سے اولاد عطا فرمائی جبکہ دوسری عورتوں سے مجھے اولاد نہیں دی

نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کے متعلق فرمایا: تم لوگوں سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے بلحاظ اپنی صحبت اور بلحاظ مال خرچ کرنے کے ابوبکر ہیں۔ اگر میں نے کسی کو اپنے رب کے سوا جانی دوست بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو بناتا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مال اور قرض کا بدلہ پوری ادائیگی اور تعریف ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی بے مثال شکر گزاری

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 07/اگست 2026ء بمطابق 07/ظہور 1405 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر، ادارہ الفضل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شکر گزاری کے معیار،

آپؐ کے عمل اور ارشادات کا ذکر جلسہ سے پہلے خطبہ میں مَیں نے کیا تھا۔ اسی ضمن میں آج بھی بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے شکر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؐ نے

چھوٹی سے چھوٹی بات کی شکر گزاری

کی بھی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندے کے اس فعل پر خوش ہوتا ہے کہ جب وہ کوئی لقمہ کھائے تو اس پر اس کی حمد کرے یا کوئی گھونٹ پیے تو اس پر اس کی حمد کرے۔

(صحیح مسلم مترجم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب استحباب حمد اللہ تعالیٰ...حدیث 4901(89) جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 107، نور فاؤنڈیشن)

اسی طرح حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھر میں داخل ہوئے اور روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا۔ آپؐ نے روٹی کا ٹکڑا اٹھایا۔ اسے صاف کیا اور کھالیا اور فرمایا اے عائشہ! قابل احترام چیز کی عزت کیا کرو۔ جب یہ رزق کی نعمت کسی قوم سے چلی جاتی ہے تو پھر انہیں واپس نہیں ملتی۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ باب النھی عن القاء الطعام، حدیث 3353)

پس یہ آپؐ کا عمل تھا۔ پھر خود بھی بظاہر ہر چھوٹی بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے تھے۔ اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے تھے۔ اپنے گھر والوں کو بھی اس کی تلقین فرماتے تھے۔ پس

اگر ہمیں رزق میں برکت کی خواہش ہے تو اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کا شکر ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چچازاد اُمِّ ہانیؓ بنتِ ابی طالب کے گھر تشریف لے گئے۔ اس وقت آپؐ کو بھوک لگی ہوئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کھانا ہے جسے ہم کھائیں؟ انہوں نے عرض کیا۔ سوکھی ہوئی روٹی کے ٹکڑوں کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے اور مجھے شرم آتی ہے کہ میں انہیں آپؐ کی خدمت میں پیش کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہی لے آؤ۔ آپؐ نے انہیں پانی میں ڈال کر ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ وہ نمک لے آئیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا کوئی سالن ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! سوائے کچھ سرکے کے اَور کچھ نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہی لے آؤ۔ آپؐ نے اسے اپنے کھانے پر انڈیلا اور اس میں سے کھایا اور اللہ عزّ وجل کی حمد کی۔ پھر فرمایا سرکہ کیا ہی عمدہ سالن ہے۔ اے اُمِّ ہانیؓ! وہ گھر غریب نہیں ہوتا جس میں سرکہ ہو۔

(المعجم الصغیر للطبرانی مترجم صفحہ 615 تا 616 حدیث 951 شبیر برادرز لاہور 2014ء)

پس یہ تھے آپؐ کے شکر گزاری کے معیار۔ ہم ان ملکوں میں رہتے ہیں۔ بے شمار نعمتوں سے ہم فائدہ اٹھاتے ہیں اور پھر بھی ہم اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا حق ادا نہیں کرتے بلکہ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر شکوے پیدا ہو جاتے ہیں۔ گھر والوں سے شکوے ہوتے ہیں کہ یہ نہیں لے کے آئے، وہ نہیں لے کے آئے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ان ناشکری کرنے والوں کا نقشہ اور صحابہؓ کی شکر گزاری کا نقشہ بڑے موثر انداز میں بیان کیا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ تمہارے جسم پر کبھی پھٹا ہوا کپڑا ہو تو تم رونے لگ جاتے ہو اور کہتے ہو کہ ہماری قسمت کیسی پھوٹ گئی کہ ہمیں پہننے کے لیے پھٹا ہوا کپڑا ملا مگر صحابہؓ کو پھٹا ہوا کپڑا ملتا تو ان کا سر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاتا۔ ان کی زبان اس کے احسان کے ذکر سے تر ہو جاتی اور وہ کہتے کتنا اچھا کپڑا ہے جو ہمارے خدا نے ہمیں دیا۔ انہیں اگر سوکھی ہوئی روٹی کا ایک ٹکڑا چار دن کے بعد ملتا تو خوشی سے ان کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو جاتی اور وہ کہتے الحمد للہ۔ خدا نے ہمیں اپنے انعام سے نوازا ہے۔ آپؓ افراد جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ یہی وجہ ہے کہ انہیں جو فائدہ سوکھی روٹی کے ٹکڑوں نے دیا وہ تمہیں پلاؤ اور قورمہ بھی نہیں دیتے۔ آج جسے پلاؤ ملتا ہے وہ پلاؤ تو کھاتا جاتا ہے مگر ساتھ ہی اس میں حسرت ہوتی ہے کہ پلاؤ کے ساتھ زردہ بھی ہوتا۔ جسے پلاؤ اور زردہ میسر آئے وہ بھی خون کے آنسو روتا ہے اور کہتا ہے کہ زردے کے ساتھ فرنی بھی ہوتی۔ جسے دال ملتی ہے وہ گوشت کے لیے روتا ہے۔ جسے گوشت ملتا ہے وہ چاولوں کے لیے تڑپتا ہے۔ جسے چار روٹیاں کھانے کو ملیں۔ اس طرح آپؓ نے تفصیل بیان کی ہے۔ بہر حال آپؓ فرماتے ہیں لیکن ان صحابہؓ کا کیا حال تھا وہاں روکھی سوکھی روٹی کا ٹکڑا بھی ملتا تو صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم تو اس ٹکڑے کے بھی مستحق نہ تھے یہ تو خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے یہ ٹکڑا ہمیں عنایت کیا۔ نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ وہ روکھی روٹی کا ٹکڑا ان کے انگ لگ جاتا تھا۔ ان کے اندر علوّ ہمتی پیدا کرتا تھا۔ بلند ہمتی پیدا ہوتی تھی۔ ان کے جذبۂ شکر گزاری کو اور بھی بڑھا دیتا تھا۔ فتح مکہ کے دن جس دن عرب کا مقامِ امارت ختم ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے۔ مکہ کے بڑے بڑے اساد ین جن کی ساری زندگی اسلام کی دشمنی میں گزری تھی گردن جھکائے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے ان کے سامنے یہ اعلان کیا کہ جاؤ میں تمہیں کچھ نہیں کہتا تم سب میری طرف سے آزاد ہو۔ بہر حال یہ اعلان کرنے کے بعد آپؐ حضرت اُمِّ ہانیؓ کے گھر تشریف لے گئے اور اُمِّ ہانیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہن تھیں۔ جیسے کہ بیان ہوا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کھانے کو کچھ ہے؟ انہوں نے کہا کھانے کو تو کچھ نہیں، جس طرح ابھی بیان ہوا ہے، اگر میرے پاس ہوتا تو میں خود کھلا دیتی سوائے ایک سوکھی روٹی کے جو کئی دن سے پڑی ہوئی ہے۔ تو آپؐ نے کہا اچھا وہی لے آؤ۔ جب وہ روٹی خدمت میں لے کر آئیں تو آپؐ نے کہا یہ بڑی اچھی روٹی ہے اور تم یونہی افسردہ ہو رہی ہو کہ میرے گھر میں کھانے کو کچھ نہیں۔ پھر وہ پانی لے کے آئیں۔ آپؐ نے روٹی کو پانی میں بھگویا۔ اس کے بعد فرمایا سالن ہے؟ انہوں نے کہا سالن کہاں سے آنا تھا، میرے پاس تو روٹی بھی نہیں تھی۔ اگر ہوتا تو پہلے نہ میں لے آتی۔ تھوڑا سا سرکہ میرے پاس پڑا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اچھا سالن ہے۔ وہ اس سرکہ کو لے آئیں جیسا کہ ابھی بیان ہوا ہے اور آپؐ نے بھگوئی اور اس کو کھانے لگ گئے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکے کو بھی خدا کی نعمت سمجھا اور سوکھی روٹی اس سے کھا کر اس کے فضل کا شکر ادا کیا۔ پس درحقیقت ہاضمہ انسان کی بشاشت سے پیدا ہوتا ہے جو دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر خوشی سے ایک معمولی چیز بھی کھائی جائے تو بہت زیادہ قوت پیدا کر دیتی ہے لیکن اگر رنج سے اچھی سے اچھی چیز بھی کھائی جائے وہ انسان کے اندر کوئی قوت پیدا نہیں کرتی۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمیں زیادہ چیزیں ملنی چاہئیں اور کم ملی ہیں مگر وہ صحابہؓ ہر چیز کے متعلق یہ سمجھتے تھے کہ کم ملنی چاہئیں تھیں مگر زیادہ ملیں۔ ان کی شکر گزاری کا طریق یہ تھا کہ تھوڑا سا بھی ملتا تو کہتے یہ بھی بہت زیادہ ہے۔ اس وجہ سے ان کی ایک ایک روٹی بھی انہیں فائدہ پہنچا دیتی تھی جو تمہیں دس دس روٹیاں بھی فائدہ نہیں پہنچاتیں۔ پھر آپؓ نے فرمایا کہ یہ اس لیے ہے کہ تم میں سے بعض نے ابھی تک ایمان کی حلاوت نہیں چکھی۔ تمہارے دل اس حقیقت سے قطعی طور پر بے خبر ہیں کہ تمہیں خدا نے ایک عظیم الشان روحانی کام کے لیے پیدا کیا ہے اور جسے خدا روحانی انقلاب اور تغیر کے لیے پیدا کرے اس کے مقابلے میں دنیا کا بڑے سے بڑا بادشاہ بھی ہیچ ہے مگر بجائے اس کے کہ تم اپنے مقام کو سمجھو اور اپنے فرائض کا صحیح احساس پیدا کرو۔ تم نہایت ادنیٰ اور ذلیل چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہو اور کہتے ہو مجھے یہ نہیں ملا مجھے وہ نہیں ملا۔ جب تک تمہارے اندر یہ احساس پیدا نہیں ہوتا کہ تمہیں خدا نے کس غرض کے لیے پیدا کیا ہے اور جب تک تم اپنے درجے کو نہ پہچانو اس وقت تک تم نے کام کیا کرنا ہے۔ تم کو خدا نے اس مقام پر کھڑا کیا ہے کہ تمہارا دل خوشی کی لہروں سے ہر وقت پُر رہنا چاہیے اور تمہارے اندر ہر وقت بیداری اور ہوشیاری نظر آنی چاہیے۔ اگر یہ چیز تمہارے اندر پیدا ہو جائے تو فوری طور پر تم میں ایسی قوت پیدا ہو جائے گی کہ قلیل سے قلیل خوراک بھی تمہیں کام کرنے کے قابل بنا دے گی۔

(ماخوذ از عمل کے بغیر کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی، انوار العلوم جلد 18 صفحہ 475 تا 479) (اسد الغابہ جلد 7 صفحہ 393 دار الکتب العلمیۃ)

پس یہ نسخہ ہے جسے عمومی طور پر تو ہر احمدی کو، جن کے کم وسائل ہیں ان کو بھی لیکن خاص طور پر واقفینِ زندگی کو اپنی شکر گزاری کے معیار بڑھانے کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔

اس کی بہت ضرورت ہے اور اسی طرح اپنے بیوی بچوں میں بھی اس کا زیادہ سے زیادہ احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ

جس مقصد کے لیے واقفین نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے وہ بہت عظیم مقصد ہے اور عظیم مقصد حاصل کرنے کے لیے عظیم مقصد حاصل کرنے والوں کے نمونے سامنے ہونے چاہئیں۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش ہونی چاہیے تبھی وہ مقصد بھی حاصل ہو سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کی خدمت پر شکر گزاری کے ساتھ انہیں کس قدر دعاؤں سے نوازتے تھے اس بارے میں ابو قتادہؓ سے ایک روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے خطاب فرمایا اور ارشاد کیا کہ تم اپنی ساری شام اور ساری رات چلو گے اور کل ان شاء اللہ پانی تک پہنچ جاؤ گے، کسی سفر میں تھے، لوگ اس طرح چلے کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی اور میں آپؐ کے پہلو میں تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آئی تو آپؐ اپنی سواری پر ایک طرف جھک گئے۔ میں آپؐ کے پاس گیا، میں نے آپؐ کو جگائے بغیر سہارا دیا یہاں تک کہ آپؐ ٹھیک ہو کر اپنی سواری پر بیٹھ گئے۔ پھر آپؐ چلتے گئے یہاں تک کہ اکثر رات گزر گئی۔ آپؐ پھر اونگھ کے باعث اپنی سواری پر جھک گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر آپؐ کو بغیر جگائے سہارا دیا یہاں تک کہ آپؐ پھر اپنی سواری پر ٹھیک ہو کر بیٹھ گئے۔ کہتے ہیں پھر اسی طرح چلتے رہے یہاں تک کہ سحر کا آخری حصہ آ گیا۔ تو آپؐ پہلی دونوں مرتبہ سے زیادہ جھک گئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپؐ مڑ کر گر نہ جائیں۔ میں آپؐ کے پاس پہنچا اور آپؐ کو سہارا دیا۔ چنانچہ آپؐ نے سر اٹھایا اور فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا ابو قتادہ۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم کب سے یوں میرے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ رات سے میں آپؐ کے ساتھ چل رہا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا اللہ تمہاری حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔

(صحیح مسلم مترجم کتاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ باب قضاء الصلوۃ... حدیث 1091 (311) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 165 - 166 نور فاؤنڈیشن)

آپؐ نے انتہائی شکر گزاری کا اظہار فرمایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکر گزاری کے معیار کا کیا اسوہ ہمارے سامنے رکھا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ربِ عزوجل نے میرے سامنے مکے کی وادی کو سونا بنا دینے کی پیشکش کی تو میں نے عرض کیا کہ اے میرے ربّ! نہیں۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن سیر رہوں، اچھی طرح کھاؤں تا کہ جب مَیں سیر ہوں تو تیری حمد و ثنا کروں اور تیرا شکر ادا کروں اور جب مَیں بھوکا ہوں تو تیری بارگاہ میں عاجزی سے گڑگڑاؤں اور تجھ سے دعا کروں۔

(کتاب اخلاق النبی ﷺ و آدابہ از ابن حیان الاصبہانی صفحہ 224 دار الکتاب العربی 1986ء)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی نوش فرماتے تو برتن سے ہٹ کر تین سانسوں میں پیتے تھے۔ ایک ہی سانس میں سارا گلاس نہیں پی لیتے تھے بلکہ تین سانسوں میں پانی پیتے تھے۔ ہر سانس پر اللہ کی حمد کرتے تھے اور آخری سانس کے بعد اللہ کا شکر ادا فرماتے تھے۔

(کتاب اخلاق النبی ﷺ و آدابہ از ابن حیان الاصبہانی صفحہ 191 دار الکتاب العربی 1986ء)

جیسے آپؐ نے فرمایا ہے کہ پانی کا گھونٹ بھی لو تو شکر کرو، اس کی حمد کرو۔ یہ ہے پانی پینے کا طریقہ۔ شکر گزاری کے ساتھ یہ صحت کے لیے بھی ضروری ہے کہ بجائے ایک دم پینے کے آہستہ آہستہ رک کے پینا چاہیے۔

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک لمبی روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ اللہ کی ہی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مَیں اپنے کلیجے کو سہارا دینے کے لیے زمین سے لگا رہتا تھا اور کبھی تو بھوک کے مارے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ ایک دن کی بات نہیں کئی دنوں کی بات ہے۔ کہتے ہیں ایک دن میں لوگوں کے راستے پر بیٹھ گیا۔ جہاں سے وہ لوگ آتے تھے۔ بہت بری حالت تھی۔ وہاں سے حضرت ابو بکرؓ گزرے۔ میں نے ان سے اللہ کی کتاب قرآن کریم کی غریبوں کا خیال رکھنے کے بارے میں، نہ مانگنے والوں کے بارے میں، بھوکے لوگوں کے بارے میں ایک آیت پوچھی تو انہوں نے مجھے اس کا مطلب سمجھایا اور چلے گئے اور اس کے بعد پھر حضرت عمرؓ گزرے۔ انہوں نے بھی اسی طرح مجھے اس کا مطلب بتایا اور چلے گئے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور جب آپؐ نے مجھے دیکھا تو آپؐ مسکرائے اور میرے نفس کی جو کیفیت تھی، میرے چہرے کی جو حالت تھی وہ سمجھ گئے۔ فرمایا: ابوھِر، اباھِر۔ میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا میرے پیچھے آجاؤ۔ آپؐ گھر چلے گئے۔ میں آپؐ کے پیچھے پیچھے چلا۔ آپؐ اندر گئے اور مجھے بھی اندر جانے کی اجازت دی۔ آپؐ کے کمرے میں اندر ایک دودھ کا پیالہ پڑا تھا۔ گھر والوں سے پوچھا کہاں سے آیا ہے؟ انہوں نے بتایا کسی طرف سے تحفہ آیا ہے۔ بہر حال فرمایا: ابوھِر، اباھِر۔ میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا: اہلِ صُفَّہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس لے آؤ۔ یہ وہ لوگ تھے جو اکثر بھوکے ہی رہتے تھے اور ہر وقت وہاں باہر ہی بیٹھے رہتے تھے۔ لوگ ان کو کھانا وغیرہ اپنے ہاں لے جا کے کھلا دیا کرتے تھے۔ بہر حال آپؐ نے ان کو بلایا۔ کہتے ہیں مجھے ان کا یہ بلانا برا لگا۔ میں نے کہا اہل صُفَّہ کے سامنے یہ اتنا سا دودھ کیا چیز ہے؟ میں زیادہ حقدار تھا کہ میں اس دودھ سے کچھ پیتا کہ جس سے مجھ میں طاقت آتی اور اگر وہ آ گئے اور آپؐ

نے مجھے حکم دیا کہ ان کو دو تو مجھے دینا ہی ہوگا اور پھر مجھے تو امید نہیں ہے کہ اس دودھ سے مجھ تک کچھ پہنچے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری سے کچھ چارہ نہ تھا۔ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ آخر میں ان کے پاس آیا اور ان کو بلایا۔ وہ اہلِ صُفَّہ چلے آئے اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ آپؐ نے فرمایا اباھِر، ابو ہریرہ۔ میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہؐ۔ فرمایا یہ لو اور ان کو دو۔ کہتے ہیں میں نے وہ پیالہ لیا۔ ایک آدمی کو دیتا وہ پیتا یہاں تک کہ وہ سیر ہو جاتا۔ پھر دوسرا تیسرا اس طرح پیتے جاتے۔ یہاں تک کہ آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور وہ لوگ جو بیٹھے تھے سب سیر ہو چکے تھے۔ انہوں نے اچھی طرح دودھ پی لیا تھا۔ آپؐ نے وہ پیالہ لیا اور اسے اپنے ہاتھ پر رکھا تو میری طرف دیکھا اور مسکرائے اور فرمایا ابوہریرہ۔ مَیں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ نے سچ فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے پینا شروع کیا۔ آپؐ نے فرمایا اَور پیو۔ میں نے اَور پیا۔ آپؐ یہی فرماتے رہے اَور پیو۔ میں نے اتنا پیا کہ آخر میں نے کہا اب نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میں اب اس کے لیے کوئی راستہ نہیں پاتا جس میں اس کو اتاروں۔ بالکل پیٹ بھر گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے دکھاؤ تو میں نے پیالہ آپؐ کو دے دیا۔ آپؐ نے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا حالانکہ بھوک آپؐ کو بھی تھی۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا پہلے شکر ادا کیا اور اللہ کا نام لیا اور وہ بچا ہوا دودھ پی لیا۔ (صحیح البخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی ﷺ... حدیث 6452 مترجم جلد 15 صفحہ 220 تا 223 شائع کردہ نظارت اشاعت) تو یہ آپؐ کی شکر گزاری تھی اور اس شکر گزاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے برکت بھی ایسی ڈالی کہ سب صحابہؓ نے بھی پی لیا اور آپؐ نے بھی اپنی بھوک اس سے مٹائی۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس پر کوئی احسان کیا جائے وہ اس کا بدلہ دے اور جس میں یہ طاقت نہ ہو وہ اس احسان کا لوگوں کے سامنے ذکر کرے کیونکہ جو شخص ذکر کرتا ہے وہ شکر ادا کرتا ہے اور جو شخص بناوٹی طور پر اپنے آپ کو بڑائی کا حامل خیال کرتا ہے حالانکہ وہ بڑائی اسے حاصل نہیں تو وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے جھوٹ کے دو لباس پہنے ہوئے ہیں یعنی سر سے پاؤں تک جھوٹا ہے۔

(مسند الامام احمد بن حنبل، مسند عائشہ جلد 8 صفحہ 143-142 حدیث 25100 عالم الکتب)

روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں اَسْوَد بن وَہْب بن عبدِ مَنَاف بن زُہرہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے ماموں! اندر تشریف لاؤ۔ وہ اندر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اپنی چادر بچھا دی۔ فرمایا اس پر بیٹھ جائیں کیونکہ ماموں باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اے ماموں! جس شخص پر کوئی احسان کیا جائے اور وہ اس کا شکریہ ادا نہ کرے تو کم از کم اس احسان کا ذکر ہی کر دے کیونکہ جب وہ اس کا ذکر کرتا ہے تو گویا اس نے شکر ادا کر دیا۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد 2 صفحہ 313 دار لکتب العلمیۃ 2008ء)

اور شکر کے اس پہلو کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی سیرت میں ہم کس طرح دیکھتے ہیں۔

بہت سارے واقعات ہیں۔ ہمیشہ اپنے محسنوں کو آپؐ نے یاد کیا اور ہر موقع پر ان کا ذکر کرتے رہے۔ مثلاً حضرت خدیجہؓ جو آپؐ کی زوجہ محترمہ تھیں جنہوں نے قدم قدم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر دانی کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسنِ سلوک کیا۔ وہ مکہ کی مالدار خاتون تھیں۔ جب ان کی شادی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو انہوں نے اپنا سارا مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں رکھ دیا کہ جس طرح چاہیں آپؐ استعمال فرمائیں۔

پھر دعویٰ نبوت کے بعد ہر تکلیف اور ہر مشکل میں پورے اخلاص و وفا کے ساتھ آپؐ کے شانہ بشانہ کھڑی رہیں یہاں تک کہ دس نبوی میں ان کی وفات ہو گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس وفاشعار بیوی کے احسانوں کو اپنے آخری دم تک یاد رکھا اور ہمیشہ ان کی نیکیوں کا تذکرہ فرماتے رہے۔ اتنا تذکرہ فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری ازواجِ مطہرات کو رشک آتا۔ چنانچہ حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت خدیجہؓ کا ذکر فرماتے تو ان کی تعریف کرتے اور بہت اچھی تعریف فرماتے۔ ایک دن مجھے غیرت آ گئی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپؐ کیا اس بڑھیا کا ذکر کرتے رہتے ہیں حالانکہ اللہ عز و جل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بہتر بیویاں عطا فرما دی ہیں۔ اس پر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر کوئی بیوی نہیں دی کیونکہ خدیجہ نے مجھے اس وقت قبول کیا جب دوسروں نے میرا انکار کیا اور جب لوگوں نے میرا انکار کیا تو اس نے میری تصدیق کی۔ جب لوگوں نے مجھے مال سے محروم کیا تو اس نے اپنے مال سے میری مدد کی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی سے اولاد عطا فرمائی جبکہ دوسری عورتوں سے مجھے اولاد نہیں دی۔

(مسند الامام احمد بن حنبل، مسند عائشہ جلد 8 صفحہ 204 حدیث 25376 عالم الکتب 1998ء)

آپؐ نے تمام عمر اُن کی خدمات کو یاد رکھا اور ہمیشہ شکر گزاری کا اظہار فرماتے رہے۔

اسی طرح اپنے دوستوں کا جنہوں نے جس طرح بھی آپؐ کی مدد کی بڑا شکر گزاری سے اظہار کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کے درمیان اختلاف ہوا اور اس کی اطلاع جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے دوسروں کو حضرت ابوبکرؓ کے بڑے بڑے احسانات یاد دلائے اور صحابہؓ کو انہیں ایذا نہ دینے کی تلقین فرمائی۔ جب دونوں معاملہ لے کر آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے۔ دونوں کو احساس ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ بھی کہیں مَیں نے حضرت عمر پر زیادتی کی ہے، میں معافی چاہتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں نے زیادتی کی ہے معافی چاہتا ہوں۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی باتوں پر غور نہیں کیا بلکہ ناپسندیدگی کا اظہار کیا کہ انہوں نے کیوں حضرت ابوبکرؓ سے بحث کی ہے اور پھر آپؐ نے فرمایا: ابوبکر! اللہ آپ کی پردہ پوشی فرمائے اور درگزر فرمائے۔ پھر حضرت عمرؓ بھی نادم ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ کے گھر پر آئے اور جب یہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! اللہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا اور تم نے کہا تُو جھوٹا ہے اور ابوبکر نے کہا سچا ہے اور انہوں نے اپنی جان اور مال سے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا تو کیا تم میرے ساتھی میرے لیے چھوڑو گے بھی یا نہیں۔ آپؐ نے دو دفعہ فرمایا۔ پھر اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو کبھی تکلیف نہیں دی گئی۔ ہمیشہ آپؓ کا خیال رکھا جاتا تھا۔

(صحیح البخاری کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب قول النبی ﷺ: لو کنت متخذا خلیلا حدیث 3661 مترجم جلد 7 صفحہ 153 154- شائع کردہ نظارت اشاعت)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: اللہ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ دنیا کو پسند کرے یا اس نعمت کو پسند کرے جو اللہ کے پاس ہے تو اس بندے نے وہ نعمت پسند کی جو اللہ کے پاس ہے۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ رو پڑے اور ہم نے ان کے رونے پر تعجب کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک ایسے بندے کا ذکر فرما رہے ہیں جس کو اختیار دیا گیا ہے اور حضرت ابوبکرؓ سن کر رو پڑے ہیں۔ درحقیقت اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے جنہیں اختیار دیا گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ ہم صحابہ میں سب سے زیادہ اس بات کا علم رکھنے والے تھے اس لیے آپؓ رو پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تم لوگوں سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے بلحاظ اپنی صحبت اور بلحاظ مال خرچ کرنے کے ابوبکر ہیں۔ اگر میں نے کسی کو اپنے رب کے سوا جانی دوست بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو بناتا۔

(صحیح البخاری کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب قول النبی ﷺ سدوا الابواب... حدیث 3654 مترجم جلد 7 صفحہ 150-149 شائع کردہ نظارت اشاعت)

اب حضرت ابوبکرؓ کے رونے کی وجہ یہ تھی کہ اس بات کو سن کے ان کو خیال آ گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلانا چاہتا ہے۔

جب مسلمانوں پر مکہ میں طرح طرح کے مصائب ڈھائے گئے تو انہوں نے خدا تعالیٰ کے اذن سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس وقت شاہ حبشہ نے ان کو اپنے ملک میں پناہ دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بادشاہ نجاشی کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھا اور ہر موقع پر آپؐ نے اس احسان کی شکر گزاری کا اظہار اپنے اقوال و افعال سے فرمایا۔ چنانچہ جب نجاشی کا وفد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپؐ کے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کافی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: انہوں نے ہمارے ساتھیوں کو بڑے اکرام سے رکھا تھا، بڑی عزت کی تھی اور میں پسند کرتا ہوں کہ ان کے اس احسان کا بدلہ خود اتاروں۔ (السیرۃ النبویہ لابن کثیر جلد 2 صفحہ 31 مکتبہ دار المعرفہ)

پھر آپؐ نے اسی شکر گزاری کے جذبے کے تحت بادشاہ کا جنازہ غائب بھی پڑھا تھا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نجاشی کی وفات کی خبر ملی تو آپؐ نے اس کی نماز جنازہ غائب ادا کی اور صحابہؓ نے آپؐ کے پیچھے صفیں بنائیں اور آپؐ نے اس میں چار تکبیریں کہیں۔

(مسند الامام احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرۃ جلد 3 صفحہ 551 حدیث 9644 عالم الکتب)

انصار کے عمل پر آپؐ کی شکر گزاری کا اظہار

ایک روایت میں یوں ملتا ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے تیرھویں سال ہجرت سے قبل مدینہ سے ستّر لوگوں نے بیعت کی۔ حضورؐ کی ہجرت سے قبل نبوت کے تیرھویں سال مدینہ سے ستّر لوگوں نے حضورؐ کے ہاتھ پر بیعت کی اور عہد کیا کہ جب حضورؐ مدینہ تشریف لائیں گے تو ہم اپنی جانوں کی طرح حضورؐ کی حفاظت کریں گے۔ اس موقع پر ایک انصاری صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مدینہ کے یہود کے ساتھ ہمارے پرانے تعلقات ہیں۔ آپؐ کا ساتھ دینے سے وہ منقطع ہو جائیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ جب اللہ آپؐ کو غلبہ دے تو آپؐ ہمیں چھوڑ دیں اور مکہ واپس آ جائیں۔ حضورؐ نے فرمایا: نہیں نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ تمہارا خون میرا خون ہوگا۔ تمہارے دوست میرے دوست اور تمہارے دشمن میرے دشمن۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام صفحہ 315 دار الکتب العلمیۃ 2001ء)(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 3 صفحہ 201 مکتبہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں گئے تو میں نے آپؐ کے لیے وضو کا پانی رکھا۔ آپؐ نے پوچھا یہ کس نے رکھا ہے تو آپؓ نے بتایا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی کہ اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ۔ اے اللہ! اسے دین کی سمجھ دے۔ (صحیح البخاری مترجم کتاب الوضوء باب وضع الماء عند

الخلاء حدیث 143 جلد 1 صفحہ 233 شائع کردہ نظارت اشاعت) معمولی سے کام پر بھی آپؐ شکر گزاری کا اظہار فرماتے تھے۔

ایک روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے بعد راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی حضرت صفیہؓ سے ہوئی۔ شادی والی رات حضرت ابو ایوبؓ خالد بن زیدؓ نے رات بھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کے باہر پہرا دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح بیدار ہوئے اور دیکھا کہ ابو ایوبؓ باہر پہرا دے رہے ہیں تو ان سے پوچھا اے ابو ایوب! خیریت تو ہے کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے آپؐ کے بارے میں اس عورت سے خدشہ محسوس ہوا کہ کہیں یہ آپؐ کو نقصان نہ پہنچائے کیونکہ جنگِ خیبر میں آپؐ نے اس کے باپ اور اس کے خاوند اور اس کے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور اس نے نیا نیا اسلام قبول کیا ہے۔ اس لیے مجھے اس کی طرف سے آپؐ کے متعلق خوف پیدا ہوا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ان کا یہ اخلاص دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی کہ اے اللہ تو ابو ایوب کی اسی طرح حفاظت فرما جس طرح اس نے رات بھر میری حفاظت کی۔

(الروض الأنف جلد 4 صفحہ 85، أبو ایوب یحرس الرسول لیلۃ ... دار الکتب العلمیۃ)

مُطْعِم بن عَدِی وہ شخص تھا جس نے قریش کا ظالمانہ صحیفہ چاک کیا تھا اور طائف سے واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پناہ میں لے کر مکہ میں داخل کیا تھا۔ چنانچہ جب بدر کے قیدی آپؐ کے سامنے آئے تو آپؐ نے مطعم کے احسانات کا ذکر فرمایا۔ روایت میں ہے کہ محمد بن جُبَیر نے اپنے باپ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کی نسبت فرمایا۔ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور مجھ سے ان ناپاک لوگوں کے متعلق سفارش کرتے تو میں ان کی خاطر ان کو چھوڑ دیتا۔

(صحیح البخاری مترجم کتاب فرض الخمس باب ما من النبی ﷺ علی الأساری... حدیث 3139 جلد 5 صفحہ 487 - 488 شائع کردہ نظارت اشاعت)(السیرۃ الحلبیۃ جلد 1 صفحہ 507و487 مکتبہ دار الکتب العلمیۃ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی اس واقعہ کو لکھا ہے اور یہ واقعہ لکھنے کے بعد لکھا ہے کہ مطعم پکا مشرک تھا اور اسی حالت میں مرا لیکن طبیعت میں شرافت کا مادہ تھا۔ چنانچہ قریش کا ظالمانہ صحیفہ جس کی وجہ سے مسلمان شعب ابی طالب میں محصور تھے، اسے مطعم نے ہی چاک کیا تھا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپس آئے تو اس وقت بھی مطعم نے ہی آپؐ کو اپنی پناہ میں لے کر مکہ میں داخل کیا تھا۔ یہ اسی احسان کی یاد تھی جس سے متاثر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے۔ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک نمایاں خصوصیت تھی کہ جب کبھی کوئی شخص آپؐ کے ساتھ ذرا سا بھی نیک سلوک کرتا تو آپؐ اس کے احسان کو کبھی فراموش نہیں کرتے تھے اور آپؐ کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی تھی کہ آپؐ کو اس کے احسان کا عملی شکریہ ادا کرنے کا موقع ملتا رہے اور یہ نہیں تھا کہ دنیاداروں کی طرح جب آپؐ ایک دفعہ کسی کے احسان کے جواب میں نیک سلوک کر لیتے تو پھر کہنے لگ جاتے کہ بس اب احسان کا بدلہ اتر گیا ہے بلکہ آپؐ ہمیشہ تمام زندگی اس کا احسان اتارنے کی کوشش فرماتے یا ذکر کرتے۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیین ﷺ صفحہ 366-365)

عبد اللہ بن ابی رَبِیعہ مَخْزُومی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حنین کے غزوہ کے لیے تشریف لے گئے تو ان سے تیس یا چالیس ہزار قرض لیا گیا اور جب حنین سے واپس تشریف لائے تو اس کو ادا کر دیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تمہارے اہل میں اور مال میں برکت ڈالے۔

مال اور قرض کا بدلہ پوری ادائیگی اور تعریف ہے۔

یعنی قرض دینے والے کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الصدقات باب حسن القضاء حدیث 2424)

حضرت عمرو بن اَخْطَبؓ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک برتن میں پانی لایا۔ اس میں ایک بال تھا۔ میں نے وہ بال نکال دیا۔ معمولی سی بات ہے۔ اور وہ برتن رسول اللہ ﷺ کو پیش کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ جَمِّلْہُ۔ کہ اے اللہ اسے خوبصورت بنا دے۔

کوئی معمولی سا بھی موقع نہیں ہوتا تھا جو آپؐ شکریہ ادا نہ کرتے ہوں۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کا ان پہ اثر دیکھا کہ انہوں نے ترانوے برس کی عمر پائی اور ان کے سر اور داڑھی میں کوئی بھی بال سفید نہیں تھا۔

(مسند الامام احمد بن حنبل، مسند عمرو بن اخطب ابو زید جلد 7 صفحہ 600 حدیث 23271 عالم الکتب 1998ء)

اسی طرح قتادہ سے ایک روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت انسؓ سے سنا انہوں نے کہا حضرت اُمّ سُلَیمؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ انس آپؐ کا خادم ہے۔ آپؐ نے انس کے لیے دعا کی کہ اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو بڑھا دے اور جو تُو نے اسے عطا کیا ہے اس میں اس کے لیے برکت دے۔

(صحیح البخاری مترجم کتاب الدعوات باب قول اللہ تبارک وتعالیٰ وصل علیھم ... حدیث 6334 جلد 15 صفحہ 59 نظارت اشاعت)

اس دعا کے پورا ہونے کا ذکر یوں ملتا ہے کہ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! یقیناً میرا مال بہت زیادہ ہے اور میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد کی تعداد آج قریباً سَو تک پہنچتی ہے۔

(صحیح مسلم مترجم کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل انس بن مالکؓ جلد 13 صفحہ 124 حدیث 4517(143) مطبوعہ نور فاؤنڈیشن)

پھر آپؐ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یہ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر کوئی احسان کیا گیا۔ پھر اس نے اس کا ذکر کیا تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اس کو چھپایا تو اس نے اس کی ناشکری کی۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی شکر المعروف حدیث 4814)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ بھی دیتے تھے۔

(سنن ابی داؤد کتاب البیوع باب فی قبول الھدایا حدیث 3536)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی تحفہ دیا جائے۔ اگر اس کی استطاعت ہو تو اس تحفہ کا بدلہ دے اور اگر استطاعت نہ ہو تو تحفہ دینے والے کی تعریف کرے کیونکہ جس نے اس کی تعریف کی اس نے شکریہ ادا کر دیا اور جس نے اس کو چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی شکر المعروف حدیث 4813)

یہ ہیں وہ بنیادی اخلاق جو معاشرے میں محبت اور رواداری پیدا کرنے کے لیے بہت ضروری ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک بدوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی تحفۃً پیش کی تو آپؐ نے اسے اس کے بدلہ میں چھ اونٹنیاں دیں۔

(جامع الترمذی اَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ بَابٌ فِی ثَقِیفٍ وَبَنِی حَنِیفَۃَ حدیث 3945)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے مانگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نصف وسق غلہ ادھار لے کر دیا یعنی تقریباً کوئی اسّی کلو کے قریب۔ پھر ادھار دینے والا شخص اس کا تقاضا کرنے آیا تو آپؐ نے اسے ایک وسق عطا فرمایا اور فرمایا نصف اس کے قرض کی ادائیگی کے طور پر اور نصف اس کے لیے شکر گزاری کے طور پر بطور تحفہ ہے۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ لقاضی عیاض صفحہ 78-77 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

حضرت ابو ھِنْدؓ سے روایت ہے کہ تمیم بن اوس الدَّارِی شام سے مدینہ کی طرف قندیلیں، زیتون کا تیل اور بٹی ہوئی رسیاں لائے۔ جب وہ مدینہ پہنچے تو اتفاق سے وہ جمعہ کی رات تھی۔ انہوں نے اپنے غلام کو حکم دیا۔ اس نے رسیاں تیار کیں۔ مسجد نبوی میں قندیلیں لٹکائیں، روشنیاں، لیمپ تھے ان میں تیل ڈالا، ان میں بتی رکھ دی اور جب سورج غروب ہوا تو تمیم نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ انہیں روشن کر دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لائے تو دیکھا کہ مسجد ان چراغوں سے روشن ہو رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ تمیم داری نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دعا دی اور فرمایا تم نے تو اسلام کو منور کر دیا ہے۔ اللہ دنیا اور آخرت میں تمہیں منور کرے اور پھر فرمایا اگر میری کوئی بیٹی ہوتی تو میں تمہارا نکاح اس سے کر دیتا یعنی اس کے اس فعل کو اتنا سراہا کہ انہوں نے مسجد کو روشن کیا۔

(الجامع لاحکام القرآن (تفسیر القرطبی) جلد 2 صفحہ 2206-2205 زیر آیت فِی بُیُوتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیھَا اسْمُہٗ دار ابن حزم)(الطبقات الکبریٰ جلد 7 صفحہ 286 مکتبہ دار الکتب العلمیۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز میں اتنا کھڑا رہتے تھے کہ آپؐ کے پاؤں پھٹ جاتے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! آپؐ ایسا کیوں کرتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کو پہلے بھی گناہوں سے محفوظ رکھا ہے اور بعد میں بھی۔ آپؐ نے فرمایا کیا مجھے پسند نہیں کہ شکر گزار بندہ ہو جاؤں۔ یہاں لکھا ہے کہ جب آپؐ کا جسم فربہ ہوا۔ ہوسکتا ہے کہ جب کھڑے ہوتے ہوئے ٹانگوں میں کوئی تکلیف ہوتی تو بہرحال آپؐ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے لیکن بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے قیام یعنی سورت فاتحہ اور سورتیں تو بیٹھ کے (تلاوت) کر لیتے تھے لیکن جب رکوع کرنا چاہتے تو پھر کھڑے ہو جاتے اور پھر رکوع کرتے تھے۔

(صحیح البخاری مترجم کتاب تفسیر ...بَابُ قَوْلِہٖ ''لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ'' حدیث 4837 جلد 12 صفحہ 83 شائع کردہ نظارت اشاعت)

عَطآء روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابنِ عمر اور عبید اللہ بن عمر کے ساتھ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت ابن عمرؓ نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب ترین بات بتائیں جو آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھی ہو۔ اس پر حضرت عائشہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد سے بیتاب ہو کر رو پڑیں اور کہنے لگیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا ہی نرالی ہوتی تھی۔ کہتی ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے پاس تشریف لائے، میرے ساتھ بستر میں لیٹے۔ آپؐ نے فرمایا اے عائشہ! کیا آج کی رات تُو مجھے اجازت دیتی ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت کر لوں؟ میں نے کہا خدا کی قسم! مجھے تو آپؐ کی خواہش کا احترام اور آپؐ کا قرب پسند ہے۔ میری طرف سے آپؐ کو اجازت ہے۔ تب آپؐ اٹھے اور مشکیزے سے وضو کیا۔ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور نماز میں اس قدر روئے کہ آپؐ کے آنسو آپؐ کے سینے پر گرنے لگے۔ نماز کے بعد آپؐ دائیں طرف ٹیک لگا کر اس

طرح بیٹھ گئے کہ آپؐ کا دایاں ہاتھ آپؐ کے دائیں رخسار کے نیچے تھا اور پھر رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ آپؐ کے آنسو زمین پر ٹپکنے لگے حتّٰی کہ فجر کی اذان دینے کے بعد بلالؓ آئے۔ جب انہوں نے آپؐ کو اس طرح گریہ وزاری کرتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے یا رسول اللہؐ! آپ اتنا کیوں روتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ آپؐ کے گذشتہ اور آئندہ ہونے والے سارے گناہ بخش چکا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں اور میں کیوں نہ روؤں کہ آج رات میرے رب نے یہ آیات نازل کی ہیں اور وہ اٰل عمران کی یہ آیات ہیں اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ۔ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:192-191) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں صاحبِ عقل لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے رہتے ہیں۔ اور بے ساختہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! تُو نے ہر گز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تُو۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(تفسیر روح البیان۔ زیر تفسیر سورۂ آل عمران آیت نمبر 192-191 جلد 2 صفحہ 150 دار الکتب العلمیۃ 2003ء) (اخلاق النبی ﷺ وآدابہ۔ صفحہ 409-408، ذکر فعلہ فی لیلتہ، وفی فراشتہ ...۔ حدیث 553۔ دار اللولوۃ۔ قاہرہ۔ 2016ء)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیتوں کو پڑھنے کے بعد فرمایا کہ اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو یہ آیات پڑھتا ہے مگر ان پر غور وفکر نہیں کرتا۔

(روح المعانی۔ زیر تفسیر سورۂ آل عمران آیت نمبر 192-191 جلد 4 صفحہ 500-499 دار احیاء التراث 1999ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’عربی کے الفاظ یہ ہیں اَلَا اَکُوۡنُ عَبۡدًا شَکُوۡرًا۔‘‘ آپؐ کی شکر گزاری کے بارے میں جو حدیث تھی فرمایا کہ ’’اے عائشہؓ! کیا خدا کا ہی کام ہے کہ وہ محسن بنے۔ بندے کا کام نہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرے؟ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے انسان بھی باوجود ان تمام قربانیوں کے جو آپ نے کیں، باوجود جذباتِ محبت کی اس فراوانی کے جو آپ خدا تعالیٰ کے متعلق رکھتے تھے پھر بھی اس بات کے محتاج تھے کہ راتوں کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور اتنی اتنی دیر کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے، دن کو عبادت کرتے اور اپنی زندگی کو زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ سے ملنے کے قابل بناتے تو اَور کون انسان ہے جو اپنے آپ کو ان ذمہ داریوں سے مستغنی قرار دے سکے۔‘‘

(قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں، انوار العلوم جلد 19 صفحہ 439 - 440)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس بارے میں فرماتے ہیں کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں میں اس قدر روتے اور قیام کرتے کہ آپؐ کے پاؤں پر ورم ہو جاتا۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ خدا تعالیٰ نے آپؐ کے تمام گناہ بخش دیئے ہیں پھر اس قدر مشقت اور رونے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کیا میں خدا کا شکر گذار بندہ نہ ہوں۔‘‘

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد 6 صفحہ 231)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہم سب سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار ہوتے ہوئے اپنی شکر گزاری کو انتہا تک پہنچائیں۔ شکر گزاری بیٹھ جانے کا نام نہیں، شکر گزاری عمل میں مزید ترقی چاہتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقویٰ کے اعلیٰ ترین معیار پر تھے اس لیے آپؐ نے عبدِ شکور ہونے کا بھی اعلیٰ ترین معیار حاصل کیا اور ساتھ ہمیں تلقین فرمائی کہ تم بھی عبدِ شکور بنو۔ اگر اللہ تعالیٰ کے حقیقی عبد ہونے کا حق ادا کرنا ہے تو جوں جوں اللہ تعالیٰ تمہارے پر فضل نازل فرماتا ہے اتنا ہی عبادت کے معیار اونچے کرو اور شکر گزاری کرو۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجہ میں سستی نہیں ہونی چاہیے بلکہ عبادت اور شکر گزاری میں آگے سے آگے بڑھنا چاہیے۔ پس جب تک ہم اس نسخے پر عمل کریں گے ہم ترقی کی منازل کو طے کرتے جائیں گے انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ ان شاء اللہ۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی وضاحت میں آگے ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ نادان ہے وہ شخص جس نے کہا ’’کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ‘‘۔ فارسی کا مصرع ہے کہ تیرے کرم ہی ہیں جنہوں نے مجھے گستاخ بنا دیا ہے۔ شاعر اللہ کو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کرم نے مجھے گستاخ بنا دیا۔ بجائے اس کے شکر گزار بنتا گستاخ بن گیا۔ کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے یہ تو غلط کہتا ہے وہ اور سرکش نہیں بنایا کرتے بلکہ اَور زیادہ شکر گزار اور فرمانبردار بناتے ہیں۔

پس تم لوگ پہلے کی نسبت زیادہ شکر گزار بن جاؤ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ (ابراہیم:8) کہ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اگر تم ان پر شکر ادا کرو گے تو تمہیں اَور زیادہ دوں گا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 5 صفحہ 362-361)

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی شکر گزار بنائے۔ حقیقی عابد بنائے۔ ہم ہمیشہ اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنتے رہیں۔

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل ۲۸/اگست ۲۰۲۶ء، صفحہ ۲ تا ۷)

☆☆☆☆☆☆

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ کینیڈا ۲۰۲۶ء کے موقع پر بصیرت افروز پیغام کا اردو مفہوم

پیارے احبابِ جماعتِ احمدیہ کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ جولائی ۲۰۲۶ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور تمام شاملینِ جلسہ کو بے شمار برکات سے نوازے۔

ہر احمدی کو یہ عہد کرنا چاہیئے کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مقدس مشن کو پورا کرنے کے لیے انتھک کوششیں کرے گا، جس کا پہلا مقصد انسانیت کو اپنے پیدا کرنے والے، یعنی خدائے واحد کی پہچان کروانا اور اس کی عبادت کی طرف بلانا ہے، اور دوسرا مقصد بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنا ہے تا کہ اس زمین پر امن اور صلح قائم ہو سکے۔

اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ وطہارت، جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی، اسے دوبارہ قائم کرے۔‘‘ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۴۷۸، ۴۷۷)

میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا ذاتی تعلق پیدا کریں اور بہترین مسلمان بننے کی کوشش کریں۔ اپنی دعاؤں میں اضافہ کریں اور اپنے دلوں کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد رکھیں، یہ جلسہ آپ کے تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے کا ذریعہ بننا چاہیئے کیونکہ تقویٰ ہی حقیقی نیکی ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا خوف آپ کے دلوں میں پیدا کرتا ہے۔ درحقیقت آپ کا واحد مقصد اللہ تعالیٰ، جو ہمارا خالق ہے، کی رضا حاصل کرنا ہونا چاہیئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’انسان کو چاہیئے کہ روحانی پانی کو تلاش کرے تو وہ اسے ضرور پا لے گا اور روحانی روٹی کو ڈھونڈے تو وہ اسے ضرور دی جائے گی۔ جیسا کہ ظاہری قانونِ قدرت ہے ویسے ہی باطن میں بھی قانونِ قدرت ہے لیکن تلاش شرط ہے جو تلاش کرے گا وہ ضرور پا لے گا۔ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں جو شخص سعی کرے گا خدا تعالیٰ اس سے ضرور راضی ہو جائے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۸۰، ۸۱)

کسی بھی احمدی، بلکہ حقیقت میں کسی بھی مسلمان کے لیے سب سے بنیادی فرض اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حقوق کا ادا کرنا ہے۔ پس آپ کو اپنی پانچ وقت نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہونا چاہیئے۔ مزید برآں، آپ کو نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور کامل اخلاص اور عاجزی کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں، نہ کہ جلدی بازی میں محض اس لیے کہ آپ کہہ سکیں کہ آپ نے اپنا فرض پورا کر لیا ہے۔

خاص طور پر جلسے کے دنوں میں، فرائض اور نوافل کے علاوہ، آپ کو کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا چاہیئے۔ آپ کے خیالات پاکیزہ ہونے چاہئیں اور آپ کی تمام تر توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہونی چاہیئے۔ ایسا کرنے سے آپ برائیوں سے محفوظ رہیں گے، دراصل عبادت کا اصل مقصد بھی یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر انسان کو باقاعدگی سے فرض نمازیں ادا کرنے کی طرف متوجہ کرتا ہے، اور جب انسان باقاعدگی سے عبادت کرتا ہے تو وہ خود بخود اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

آپ کو اپنی اصلاح کے لیے مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہیئے اور تقویٰ کے اعلیٰ ترین معیار حاصل کرنے چاہئیں تا کہ آپ دنیا کے تمام مسلمانوں کے لیے ایک بہترین نمونہ بن سکیں۔ ایک احمدی مسلمان ہونے کے ناتے، آپ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ آپ نیکی، دیانت داری، ایمانداری اور سب سے بڑھ کر تقویٰ اور پاکیزگی کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کریں۔ یہ انتہائی ضروری ہے کہ آپ اپنے روزمرہ کے رویوں کا خود جائزہ لیں اور اپنے اخلاق اور اعمال کو بہتر بنانے کی کوشش کریں تا کہ آپ ان بلند معیاروں کو حاصل کر سکیں جن کی توقع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد سے کی تھی۔ آپ کے قول اور فعل میں مطابقت ہونی چاہیئے تا کہ آپ اسلام کے حقیقی اور مخلص نمائندے بن سکیں۔

اس دور میں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافتِ احمدیہ جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی ہے۔ پس ہر احمدی کو خلافت کے ساتھ وفاداری، اخلاص اور کامل اطاعت کا تعلق قائم رکھنا چاہیئے اور خلیفہ وقت کے ساتھ اپنے محبت اور اخلاص کے تعلق کو مسلسل بڑھاتے رہنا چاہیئے۔ یہی ہماری مسلسل ترقی کی کلید ہے اور یہی وہ واحد راستہ ہے جو ہماری جماعت کو دائمی کامیابیوں کی طرف لے جائے گا۔ اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کامل اطاعت اور فدائیت کا جو عہد ہم نے کیا ہے، اور آپؑ نے اپنے ماننے والوں کے لیے جس گہرے تعلق کو، جو دنیا کے تمام رشتوں اور تعلقات سے بالاتر ہے، ضروری قرار دیا ہے، اسی عزم اور لگن کے ساتھ وہ تعلق خلیفہ وقت کے ساتھ بھی جاری رہنا چاہیئے۔ کیونکہ خلافتِ احمدیہ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی روحانی جانشین ہے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اس جلسے کی کارروائی سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے ایمان و ایقان کو مزید مضبوط کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات کی توفیق دے کہ آپ اپنی زندگیوں میں ایک حقیقی پاک تبدیلی پیدا کرنے والے ہوں جو آپ کو تقویٰ، نیک اعمال اور اسلامِ احمدیت اور انسانیت کی خدمت کی طرف گامزن کرنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی بے شمار برکتوں سے نوازے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل 19/اگست 2026)

***

مکرم اجیت محمد صاحب معلم سلسلہ کا ذکر خیر

از مکرم تنویر احمد خادم صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان

مکرم اجیت محمد صاحب معلم سلسلہ ولد مکرم جلال دین صاحب مورخہ 9/جنوری کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔مرحوم واقف زندگی اور موصی تھے بہشتی مقبرہ قادیان میں انکی تدفین عمل میں آئی۔موصوف کو 25 سال بطور معلم سلسلہ صوبہ پنجاب، ہماچل اور ہریانہ میں خدمت کی توفیق ملی، بوقت وفات انکی عمر 58 سال تھی۔مکرم اجیت محمد صاحب نے 1995ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی مرحوم صوبہ ہماچل پردیش میں قائم ہونے والی پہلی جماعت ڈنگوہ کے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔جس وقت خاکسار ڈنگوہ میں تبلیغ کر رہا تھا تو کوئی شخص بیعت کے لئے تیار نہیں ہو رہا تھا لیکن اجیت محمد صاحب اور انکے والد نے کہا کہ امام مہدی کو ماننا ہے تو اس سے بڑھ کر نیکی اور کیا ہو سکتی ہے، آپ ہماری بیعت کروائیں۔چنانچہ ڈنگوہ میں سب سے پہلے دونوں باپ بیٹے کو بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اس لحاظ سے کہہ سکتے ہیں کہ پارٹیشن کے بعد مرحوم نہ صرف ڈنگوہ بلکہ صوبہ ہماچل کے پہلے احمدی تھے۔خاکسار تنویر احمد خادم کو چونکہ بطور نگران صوبہ ہماچل 1994ء سے ہی ہماچل میں خدمت کی توفیق ملی اس لئے خاکسار اچھی طرح جانتا ہے کہ موصوف نے اپنی ساری زندگی بہت ہی اخلاص اور جذبے سے خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم بڑے ایمان دار، نڈر، غریب پرور، مہمان نواز اور خلافت سے بہت محبت رکھنے والے دُعاگو فدائی احمدی تھے۔

جس وقت ڈنگوہ میں جماعت قائم ہوئی اس وقت ڈنگوہ میں کوئی مسجد و مشن نہیں تھا۔اس لئے مہمانوں کے ٹھہرنے کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی۔ موصوف نے اپنا گھر مبلغ / معلم اور مہمانوں کے ٹھہرنے کیلئے وقف کیا۔چنانچہ سالہا سال مبلغین و معلمین کی نیز مرکز اور جماعتوں سے آنے والے مہمان بھی انہیں کے گھر میں قیام کرتے تھے، اس طرح موصوف نے نہ صرف مبلغین / معلمین کرام اور مہمانوں کے قیام کا انتظام کیا بلکہ تواضع وغیرہ کا انتظام بھی اپنے پاس سے کیا۔شروع شروع میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ مسلمانوں کے بھڑکانے کی وجہ سے علاقہ کے ہندوؤں کی طرف سے بھی جماعت کی شدید مخالفت تھی۔ راستے سے آنے جانے سے بھی نہ صرف روکتے بلکہ کئی مرتبہ احمدیوں کا تعاقب کرتے، بلکہ ایک دو مرتبہ بعض احمدیوں کو مار مار کر بری طرح زخمی بھی کیا۔اس دور میں مکرم مولوی نذیر احمد مبشر صاحب مرحوم ڈنگوہ میں مبلغ تھے، مرحوم مبلغ صاحب کو جنگل کے راستے شہر میں لے کر جاتے تا کہ وہ فون کر کے مرکز کو وہاں کے حالات بتائیں۔جس جماعت میں بھی مخالفت ہوئی مکرم اجیت محمد صاحب مبلغین اور خاکسار کے ساتھ بڑی دلیری سے وہاں گئے اور مخالفین کو سمجھا کر ٹھنڈا کیا۔

ایک مرتبہ خاکسار اور مکرم اجیت محمد صاحب مکرم نذیر مبشر صاحب مرحوم سابق مبلغ انچارج ہماچل پردیش اور مکرم رفیق احمد صاحب مربی دفتر صدر عمومی قادیان، ہماچل کی ایک نئی جماعت بڈھیار میں تبلیغ کی غرض سے گئے جہاں احمدیوں کے صرف تین چار گھر تھے اور سینکڑوں گھر غیر احمدیوں کے تھے وہ منڈی ضلع کا پہاڑی علاقہ ہے۔صرف ایک راستہ جانے اور وہی راستہ واپس آنے کا تھا۔مخالفین نے راستہ بند کر کے ہم سب کو گھیر لیا۔جس گھر میں ہم سب تھے اُس پر پتھراؤ شروع کر دیا مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت بڈھیار اور لوکل احمدی افراد نے کہا کہ آپ یہاں سے جنگلوں کے راستہ نکل جائیں کیونکہ انکی نیت اچھی نہیں ہے۔انہوں نے مسجد میں پتھر اکٹھے کر لئے ہیں۔چونکہ اجیت محمد صاحب ہماچل کے تھے۔ موصوف نے بڑی بہادری سے ہم سب کو گھر کے پچھلی طرف سے پہاڑوں اور جنگلوں کے علاقہ سے پیدل کئی میل کا سفر کر کے نکالا۔موصوف راستے میں ہم سب کی مدد بھی کرتے رہے بلکہ حوصلہ بھی بڑھاتے رہے کہ کوئی نہیں تھوڑا اور چلیں کہیں نہ کہیں سڑک مل جائے گی۔ بہر حال جہاں بھی مخالفت ہوتی بڑی دلیری سے وہاں جاتے اور مخالفین کا سامنا کرتے۔

ایک مرتبہ ڈنگوہ کے راستہ میں مخالفین نے قادیان سے آنے والے تین چار واقفین عارضی کو پکڑ کر باندھ لیا اور مار پیٹ کرنے لگے خاکسار بھی اُس وقت ڈنگوہ کی جماعت میں موجود تھا۔مکرم اجیت محمد صاحب نے خاکسار اور لوکل مبلغ مکرم نذیر مبشر صاحب مرحوم سے کہا کہ آپ لوگ نہ جائیں یہ مخالفین آپ کو دیکھ کر اور بھڑکیں گے اور خود دو تین لوکل احمدی نوجوانوں کو لیکر بڑی تیزی کے ساتھ گئے اور مخالفین کے چنگل سے ہمارے واقفین کو چھڑوا کر لائے۔

اسی طرح ایک مرتبہ ڈنگوہ کی جماعت کے ایک احمدی دوست مکرم محمد دین عرف کوڑا دین صاحب جن کا گھر غیر احمدیوں کے گھروں کے درمیان تھا۔ ان پر رات 11 بجے کے قریب حملہ کر دیا، او پر احمدی محلہ میں جو پہاڑ پر تھا۔محمد دین صاحب اور ان کے بچوں کے چیخنے اور چلانے کی آوازیں آئیں تو معلوم ہوا کہ محمد دین صاحب عرف کوڑا دین پر غیر احمدیوں نے حملہ کر دیا ہے۔اس وقت خاکسار بھی ڈنگوہ میں موجود تھا۔مکرم اجیت محمد صاحب ہم لوگوں کے ساتھ اُس مقام پر گئے اور مخالفین کے چنگل سے مکرم محمد دین صاحب کو نکال کر باہر لائے۔ محمد دین صاحب بے ہوش اور خون سے لت پت تھے۔مرحوم کو ہسپتال داخل کروانے اور مخالفین کے خلاف پولیس کاروائی کرنے میں ہمارا بھر پور تعاون کیا اور ہر کام میں پیش پیش رہے۔

شروع شروع میں ہماچل پردیش میں جماعت رجسٹرڈ نہیں تھی، مساجد و مشن ہاؤسز کیلئے جو بھی زمین خریدنی ہوتی وہ کسی لوکل فرد جماعت کے نام پر خریدی جاسکتی تھیں۔چنانچہ مولوی محمد نذیر صاحب مبشر مرحوم اور خاکسار نے محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی خدمت میں مکرم اجیت محمد صاحب کا نام تجویز کیا کہ مکرم اجیت محمد صاحب مناسب ہیں، ایمان دار ہیں، ان کے نام جماعت کی زمینیں خریدی جاسکتی ہیں۔ چنانچہ ہماچل پردیش کی سبھی زمینیں مرحوم کے نام خریدی گئیں اور موصوف نے بعد میں جب ہماچل میں جماعت احمدیہ رجسٹرڈ ہوگئی تو بڑی ایمان داری سے سبھی زمینیں صدر انجمن احمدیہ کے نام کر دیں۔بلکہ جماعت کو رجسٹرڈ کروانے میں بھی ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا۔

مرحوم کو ہماچل میں درجنوں احمدیوں کے رشتے ہندوستان کی پرانی جماعتوں میں کروانے کی توفیق ملی تا کہ یہ نئے احمدی بھی رشتوں کی وجہ سے مضبوط ہو جائیں۔ رشتے کروانے کیلئے موصوف نے اڈیشہ، بہار اور بنگال وغیرہ صوبہ جات کا کئی مرتبہ سفر کیا۔

مرحوم کو ایک درجن سے زائد نوجوانوں کو جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین قادیان میں تحریک کر کے بھجوانے کی توفیق ملی اور اللہ کے فضل سے ان میں سے اکثر اس وقت سلسلے کی خدمت بجالا رہے ہیں۔(الحمد للہ)۔

ہماچل میں جہاں بھی مساجد تعمیر ہوئیں وہاں پر اس علاقے کے غیر مسلموں اور مسلمانوں کی طرف سے کافی مخالفت ہوئی مرحوم کو بعض مبلغین کے ساتھ ہر اس مقام پر بھجوایا جاتا جہاں مخالفت ہوتی تو مرحوم بڑی دلیری سے مبلغین کے ساتھ کھڑے رہتے اور حکمت کے ساتھ ہر جگہ مسجد تعمیر کروائیں اور مخالفین کا مقابلہ کیا۔

شروع شروع میں جب ہماچل میں تبلیغ شروع ہوئی تو مرحوم ہر جگہ ہمارے ساتھ رہے۔ اس موقعہ پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہماچل پردیش میں جتنی بھی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان سبھی کو قائم کرنے بلکہ اُن کو سنبھالنے اور تربیت کرنے میں مکرم اجیت محمد صاحب مرحوم کا بڑا عمل دخل اور تعاون ہے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7/فروری 2026ء کو مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اُن کے بچوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے نیز بچوں میں بھی اُن کی نیکیاں پیدا فرمائے۔مرحوم کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ماشاء اللہ تینوں مخلص احمدی ہیں۔

❊❊❊

اعلان نکاح از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۸/اگست ۲۰۲۶ء بعد نمازِ عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل چھ نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆... عزیزہ فاطمہ علی (واقفہ نو) بنت مکرم لقمان احمد کشور صاحب (مربی سلسلہ و انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ) ہمراہ مکرم اَدغان احمد باجوہ صاحب ابن مکرم عامر رضا باجوہ صاحب (جرمنی)

☆... عزیزہ دانیہ اشفاق بنت مکرم محمد اشفاق احمد صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم دانش جنید احمد صاحب (مربی سلسلہ یوکے) ابن مکرم ناصر جاوید احمد گوندل صاحب مرحوم (پاکستان)

☆... عزیزہ بِسمہ احمد بنت مکرم عبد الحنان عامر صاحب (دبئی) ہمراہ مکرم جہانزیب خاں صاحب (فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم عبد الودود خاں صاحب (یوکے)

☆... عزیزہ امۃ الجمیل سلمٰی (واقفہ نو) بنت مکرم فیاض احمد صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم عبد القدوس بھٹی صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم محمد اعظم صاحب (کینیڈا)

☆... عزیزہ شہلا منیب (واقفہ نو) بنت مکرم ظفر اقبال منیب صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم میاں یاور احمد صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم محمد محمود احمد صاحب (جرمنی)

☆... عزیزہ فرح حبیبہ خان بنت مکرم آصف محمد خان صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم طٰہٰ ندیم صاحب ابن مکرم قیصر ندیم صاحب (یوکے)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کے لیے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔آمین

☆...☆...☆

سیرت النبی ﷺ

از تحریرات و فرمودات (سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(تحقیق و ترتیب: مکرم آصف احمد خان صاحب)

(قسط نمبر 17) (باب سوم)

تاریخِ اسلام و کتبِ سیرت النبی ﷺ کے متعدد حوالوں سے یہ بات ثابت ہے کہ جب آپ کی عمر چالیس سال کے قریب ہوئی تو آپ کا دل اپنے خالقِ حقیقی کی طرف اس قدر کھینچا گیا کہ آپ اکثر وقت گوشۂ تنہائی میں بسر کرنے لگے۔ اس کے متعلق صحیح بخاری میں ایک روایت درج ہے کہ

عن عائشة أم المؤمنين، أنها، قالت "أول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحى الرؤيا الصالحة فى النوم، فكان لا يرى رؤيا إلا جاءت مثل فلق الصبح، ثم حبب إليه الخلاء وكان يخلو بغار حراء، فيتحنث فيه وهو التعبد الليالى ذوات العدد قبل أن ينزع إلى أهله ويتزود لذلك، ثم يرجع إلى خديجة فيتزود لمثلها حتى جاءه الحق وهو فى غار حراء، فجاءه الملك، فقال اقرأ، قال ما أنا بقارئ، قال فأخذنى فغطنى حتى بلغ منى الجهد، ثم أرسلنى، فقال اقرأ، قلت ما أنا بقارئ، فأخذنى فغطنى الثانية حتى بلغ منى الجهد، ثم أرسلنى، فقال اقرأ، فقلت ما أنا بقارئ، فأخذنى فغطنى الثالثة، ثم أرسلنى فقال" اقرأ باسم ربك الذى خلق۔خلق الإنسان من علق۔اقرأ وربك الاكرم۔"‘‘فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم يرجف فؤاده، فدخل على خديجة بنت خويلد رضى الله عنها، فقال زملونى زملونى، فزملوه حتى ذهب عنه الروع، فقال لخديجة، وأخبرها الخبر لقد خشيت على نفسى، فقالت خديجة كلا والله ما يخزيك الله أبدا، إنك لتصل الرحم، وتحمل الكل، وتكسب المعدوم، وتقرى الضيف، وتعين على نوائب الحق، فانطلقت به خديجة حتى أتت به ورقة بن نوفل بن أسد بن عبد العزى ابن عم خديجة، وكان امرأ تنصر فى الجاهلية، وكان يكتب الكتاب العبرانى، فيكتب من الإنجيل بالعبرانية ما شاء الله أن يكتب، وكان شيخا كبيرا قد عمى، فقالت له خديجة يا ابن عم، اسمع من ابن أخيك، فقال له ورقة يا ابن أخى، ماذا ترى، فأخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم خبر ما رأى، فقال له ورقة هذا الناموس الذى نزل الله على موسى صلى الله عليه وسلم، يا ليتنى فيها جذعا، ليتنى أكون حيا إذ يخرجك قومك، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أولمخرجى هم، قال نعم، لم يأت رجل قط بمثل ما جئت به إلا عودى، وإن يدركنى يومك أنصرك نصرا مؤزرا، ثم لم ينشب ورقة أن توفى وفتر الوحى"

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا سب سے پہلی وحی جو رسول اللہ ﷺ پر شروع ہوئی وہ اچھے خواب تھے۔ پس جو خواب آپ ﷺ دیکھتے تھے وہ (صاف صاف) صبح کی روشنی کے مثل ظاہر ہو جاتا تھا۔ (پھر اللہ کی طرف سے) خلوت کی محبت آپ ﷺ کو دے دی گئی۔ چنانچہ آپ ﷺ غارِ حرا میں خلوت فرمایا کرتے تھے اور وہاں آپ کئی راتیں (لگاتار) عبادت کیا کرتے تھے۔ بغیر اس کے کہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر آتے اور اسی قدر زادِ راہ بھی لے جاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس وحی آ گئی اور آپ ﷺ غارِ حرا میں تھے یعنی فرشتہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے (آپ ﷺ سے) کہا کہ پڑھو! آپ ﷺ نے فرمایا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں پھر فرشتے نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے (زور سے) بھینچا یہاں تک کہ مجھے تکلیف ہوئی۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے! تو میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ پھر فرشتے نے مجھے پکڑ لیا اور (زور سے) بھینچا یہاں تک کہ مجھے تکلیف ہوئی پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے۔ تو میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ فرشتے نے مجھے پھر پکڑ لیا اور تیسری بار مجھے (زور سے) بھینچا پھر مجھے کہا کہ (اقرا باسم ربک) الخ (العلق: 3-1) ”اپنے پروردگار کے نام (کی برکت) سے پڑھو جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا پڑھو اور (یقین کر لو کہ) تمہارا پروردگار بڑا بزرگ ہے“۔ پس رسول اللہ ﷺ کا دل اس واقعہ کے سبب سے (مارے خوف کے) کانپنے لگا اور آپ ﷺ ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور (وہاں موجود لوگوں سے) کہا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کو کمبل اڑھا دیا یہاں تک کہ (جب) آپ ﷺ کے دل سے خوف جاتا رہا تو آپ ﷺ نے خدیجہؓ سے سب حال (جو غار میں گزرا تھا) بیان کر کے کہا کہ بلاشبہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ خدیجہؓ بولیں کہ ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ یقیناً آپ صلہ رحمی کرتے ہیں ناتواں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، جو چیز لوگوں کے پاس نہیں وہ انہیں دیتے ہیں مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور (اللہ کی راہ میں) مدد کرتے ہیں۔ پھر خدیجہؓ آپ ﷺ کو لے کر چلیں اور ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ جو کہ خدیجہؓ کے چچا کے بیٹے تھے، کے پاس آپ ﷺ کو لائیں اور ورقہ وہ شخص تھا جو زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گیا تھا اور عبرانی کتاب لکھا کرتا تھا یعنی جس قدر اللہ کو منظور ہوتا تھا انجیل کو عبرانی میں لکھا کرتا تھا اور بڑا بوڑھا آدمی تھا کہ بینائی جا چکی تھی۔ تو اس سے ام المؤمنین خدیجہؓ نے کہا کہ اے میرے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے (ﷺ) سے (ان کا حال) سنو! ورقہ بولے، اے میرے بھتیجے! تم کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا ان سے بیان کر دیا تو ورقہ نے آپ ﷺ سے کہا کہ یہ وہ فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر نازل کیا تھا۔ اے کاش! میں اس وقت (جب آپ ﷺ نبی ہوں گے) جوان ہوتا۔ اے کاش میں (اس وقت تک) زندہ رہتا جب کہ آپ ﷺ کو آپ کی قوم (مکہ سے) نکالے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر بہت تعجب سے) فرمایا: کیا یہ لوگ مجھے نکالیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں جس شخص نے آپ ﷺ جیسی بات بیان کی اس سے (ہمیشہ) دشمنی کی گئی اور اگر مجھے آپ ﷺ (کی نبوت) کا دور مل گیا تو میں آپ ﷺ کی بہت ہی بھرپور طریقے سے مدد کروں گا۔ مگر چند ہی روز گزرے تھے کہ ورقہ کی وفات ہو گئی اور وحی (کی آمد عارضی طور پر چند روز کے لیے) رک گئی۔ اس طرح یہ تفصیلات سیرت کی اکثر کتب میں مذکور ہیں۔ غارِ حرا مکہ کے قریب شمال میں جبلِ حرا کی چوٹی پر ایک تنگ و تاریک غار ہے۔

(سیرت النبی ﷺ، صفحہ 68 تا 70، مطبوعہ کینیڈا 2018)

***

جامعہ احمدیہ کی غرض و غایت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ احمدیہ کے اجراء کے موقع پر فرمایا:

”ہماری غرض مدرسہ کے اجراء سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جائے۔ مروّجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے کہ یہ علوم خادم دین ہوں ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف اے یا بی اے پاس کر کے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں ہمارے پیش نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمت دین کے لئے زندگی بسر کریں اور اسی لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں کہ شاید دینی خدمت کے لئے کام آ سکے۔“

(ملفوظات جلد 8، ص 279-280)

نیز فرمایا:

”میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۷۰)

ارشاد نبوی ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے دل میں ایمان اور کفر نیز صدق اور کذب اکٹھے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی امانت اور خیانت اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۳۴۹ مطبوعہ بیروت)

طالب دُعا : خورشید احمد گنائی صاحب و اہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی ﷺ سے جب کبھی بھی کچھ مانگا گیا تو آپؐ نے نہ نہیں کی۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ حدیث نمبر ۶۰۳۴)

طالب دُعا : نور الہدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”حضرتِ عزّت کے سامنے دائمی حضور کے ساتھ کھڑا ہونا بجز محبتِ ذاتیہ کے ممکن نہیں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 218)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مجلس عرفان

مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ ایسٹ ریجن کے 21/رکنی وفد کی حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بالمشافہ ملاقات

29/ستمبر 2025 بروز پیر بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے

بقیہ شمارہ 34

ہر کام کے لیے جرأت پیدا ہونی چاہیے۔ بتاؤ کہ ہم مسلمان ہیں اگر ہم یہ اچھی بات کر رہے ہیں تو اس لئے کر رہے ہیں کہ ہماری تعلیم ہے

مورخہ ۲۹/ستمبر ۲۰۲۵ء، بروز پیر، امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے ایسٹ ریجن کے دوسرے وفد کو بالمشافہ شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ اکیس (۲۱) رکنی وفد کی یہ ملاقات اسلام آباد (ٹِلفورڈ) میں منعقد ہوئی۔ مذکورہ وفد نے خصوصی طور پر محض حضورِ انور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے اور آپ کی بابرکت صحبت سے روحانی فیض حاصل کرنے کی غرض سے امریکہ سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

ایک خادم نے حضورِ انور سے اُن لوگوں کی بابت دریافت کیا کہ جو نوجوانوں کو انٹرنیٹ کے ذریعہ خدا سے دُور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور راہنمائی کی درخواست کی کہ کیا یہ طاقتیں دجّال کے پیدا کردہ فتنہ کا حصّہ متصوّر کی جائیں گی؟

حضورِ انور نے اس پر فرمایا کہ دجّال کیا ہے؟ یہ دجّال ہی تو ہے جو یہ سب کچھ کر رہا ہے۔ دجّال کا مطلب دجل، دھوکا ہے اور یہ دھوکے سے نوجوانوں اور لوگوں کے برین واش کر رہے ہیں۔ ایک تو atheists اور سارے لوگ اکٹھے مل کے یہ ایک بڑی consolidated کوشش کر رہے ہیں کہ وہ indirectly ایسی باتیں کرتے ہیں کہ جو اسلام کے پہلے خلاف ہوں، پھر اصل میں ان کا goal یہ ہے کہ ہم نے مذہب سے لوگوں کو دُور لے کے جانا ہے، اس میں atheists کا زیادہ سوال ہے۔ اور یہ ساری دجّالی طاقتیں ہیں جو اسلام کے خلاف بھی ہو رہی ہیں اور بدقسمتی سے مسلمانوں کے اپنے عمل بھی ایسے ہیں کہ اُن کو اور موقع دے رہے ہیں کہ یہ ایسی باتیں کریں۔

دجّالی کوششوں کے بالمقابل مؤثر ردّ عمل اور فعّال حکمتِ عملی اپنانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے حضورِ انور نے توجہ مبذول کروائی کہ پہلے تو ہمیں اپنی اصلاح کرنی چاہیے، اس لیے مَیں نے جو کہا ہے کہ ہم کوشش کریں کہ اسلام کی تعلیم بتائیں، دنیا کو دکھائیں تو یہ ہو گا۔ باقی دجّالی کوششیں تو ہونی ہیں۔ دجّال نے تو اس زمانے میں جب مسیح موعودؑ کا زمانہ آنا تھا کام کرنا ہی تھا، اور وہ کر رہا ہے۔ تو جس طرح دجّال تیز ہوا ہوا ہے اس سے کئی گنا زیادہ تیز ہمیں ہونا چاہیے۔ انٹرنیٹ پر جس طرح وہ دیتے ہیں، ہمارے پاس بھی تو انٹرنیٹ facility ہے۔ آپ بھی دے سکتے ہیں۔ اگر وہ کوئی اعتراض اُٹھاتے ہیں تو انہی کی سائٹ پر جا کے جواب دے سکتے ہیں۔ ایک اپنی سائٹ پر جواب ہو، ایک اُن کی سائٹ پر جواب ہو۔ صرف یہ نہیں کہ اپنی سائٹ پر جواب دے دیا، آپ کو تو کوئی پڑھتا نہیں، followers آپ کے اتنے زیادہ نہیں ہوتے، ان کے کئی followers ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ strategy ہونی چاہیے کہ ان کی سائٹ پر بھی جواب جائے، ان کی سائٹ سے بھی تو comments آتے ہیں، ان پر اپنا جواب دے دو، پھر اپنی سائٹ پر اس کا detailed جواب دے دو تو وہ دونوں parallel چلنے چاہئیں۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ آجکل مغربی دنیا میں مہنگائی اور مالی دباؤ کی وجہ سے خدام اور نئے شادی شدہ جوڑوں پر اخراجات اور ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں جس کا بعض اوقات اثر ان کی دینی اور جماعتی خدمت پر بھی ہوتا ہے۔ حضورِ انور اس حوالے سے ہمیں کیا راہنمائی فرماتے ہیں؟

حضورِ انور نے اس پر واضح فرمایا کہ مغربی دنیا میں کیا، ساری دنیا میں ہی مہنگائی ہے! آپ لوگ تو پھر ایک مہینہ، جو اَلاؤنس ملتا ہے، اس میں کھا لیتے ہو۔ بھوکے تو نہیں رہتے۔ ناشتہ بھی کر لیتے ہو، لنچ بھی کھا لیتے ہو، بازار میں ہو تو snack کھا لیا، شام کو آ کے meal کھا لیا۔ پاکستان میں تو دس دن کے بعد بعضوں کی تنخواہیں ختم ہو جاتی ہیں اور کھاتے نہیں۔

حضورِ انور نے بڑھتی ہوئی مادی خواہشات کی نشاندہی کرتے ہوئے قناعت اور شکر گزاری کی اہمیت کو اُجاگر فرمایا کہ مہنگائی تو دنیا میں ہر جگہ بڑھ رہی ہے، جو preferences ہیں وہ اَور ہو گئی ہیں، اپنی جسے ترجیح کہتے ہیں وہ اَور ہو گئی ہے۔ پہلے یہ تھا کہ اگر کسی ایک گھر میں دو وقت کھانا مل رہا ہے، تو کہتا تھا کہ بس! I am ok، کوئی مسئلہ نہیں۔ اور اب خواہشات اتنی زیادہ ہو گئی ہیں کہ میرے پاس کار بھی اچھی ماڈل کی ہو، thin screen والا ٹی وی ہو، جس میں سارے gadgets پورے اندر ہوں، میرا گھر بھی ایسا ہو جہاں ہر facility ہو، کھانے میں مجھے یہ بھی ملے، ناشتے میں مجھے یہ ملے۔ تو جو خواہشات ہیں وہ بڑھ گئی ہیں۔ اگر انسان میں con-tentment پیدا ہو جائے، تو پھر سب کچھ ٹھیک ہوتا ہے۔ اگر یہ سوچو کہ جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے وہ کافی ہے۔ مَیں بہتر حالت میں ہوں۔ دنیا میں کتنے ملک ایسے ہیں، کتنے لوگ ایسے ہیں، جن کو کھانا بھی نہیں مل رہا، بھوکے مر رہے ہیں، کہیں قحط ہے، کہیں drought ہے، کہیں famine ہے، تو کہیں کچھ حکومتیں کسی کو مار رہی ہیں، کہیں اسرائیل کی طرح لوگوں کو محروم کر رہے ہیں، فلسطینیوں کو کھانا نہیں ملتا اور ہم گھر بیٹھ کے آرام سے کھانا کھا لیتے ہیں، اسی پر اللہ کا شکر کرو تو اس سے اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

حضورِ انور نے اس بات پر زور دیا کہ اللہ تعالیٰ قرآنِ شریف میں کہتا ہے کہ تم میرا شکر ادا کرو، جتنی بھی مَیں نے نعمتیں تمہیں دی ہیں، تو ان نعمتوں کو مَیں اَور بھی زیادہ بڑھاؤں گا۔ بنیادی بات وہی ہے کہ اگر قناعت ہو، contentment ہو، تو پھر خواہشات اتنی نہیں رہتیں، اور جب وہ نہیں ہوں گی، تو پھر سب کچھ خود ہی balanced ہو جائے گا۔

آخر میں حضورِ انور نے اس امر کی بھی تلقین فرمائی کہ ہمیشہ یاد رکھو کہ ان سب کے باوجود مَیں نے اللہ کے رستے میں بھی کچھ دینا ہے۔ ایک تو وہ ہے کہ جو کسی نے وصیّت کی ہے، اس کا obligatory چندہ ہو گیا، اس کے علاوہ غریبوں کا خیال رکھنے کے لیے چیریٹی میں دینا چاہیے، اور اس میں دو گے، تو پھر اللہ تعالیٰ پیسے میں برکت بھی ڈالتا ہے۔ تو اصل چیز برکت ہے جو رقم میں پڑ جائے۔ اگر قناعت ہو، تو تھوڑے اَلاؤنس میں بھی برکت پڑ جاتی ہے، تھوڑی تنخواہ میں بھی برکت پڑ جاتی ہے اور تھوڑی آمد میں بھی برکت پڑ جاتی ہے۔

اس مجلس میں حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا جانے والا آخری سوال یہ تھا کہ ہم اپنے سکول اور اپنے معاشرے میں اسلام احمدیت کی نمائندگی بغیر کسی شرم یا خوف کے کس طرح کر سکتے ہیں؟

اس پر حضورِ انور نے راہنمائی عطا فرمائی کہ ہر کام کے لیے جرأت پیدا ہونی چاہیے۔ اِن لوگوں کو پتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں، جب لوگوں کو پتا ہے کہ مسلمان ہیں تو پھر شرم کیا؟ ایک شرم تو ہٹ گئی اور ختم ہو گئی۔ اب مسلمان کا کیا کیریکٹر ہونا چاہیے اور سوسائٹی میں کیا رول ہونا چاہیے؟ اس کے بارے میں آپ کا اپنا نمونہ ہے، بتاؤ کہ ہم مسلمان ہیں، اگر ہم یہ اچھی بات کر رہے ہیں تو اس لیے کر رہے ہیں کہ ہماری تعلیم یہ ہے اور اگر کوئی بُری یا غلط بات کرتا ہے تو وہ اسلام کی تعلیم سے ہٹ کے کرتا ہے۔ مسلمانوں کی جو کمزوریاں لوگوں پر ظاہر ہو رہی ہیں ان کو کھل کے ظاہر کر دو۔

حضورِ انور نے اس تناظر میں اپنے عملی نمونہ پر روشنی ڈالی کہ مَیں اپنے مختلف جو پبلک میں ایڈریس کرتا ہوں، ان میں مَیں بتا دیتا ہوں کہ یہ یہ کمزوریاں ہیں، مسلمان یہ غلط کر رہے ہیں، یہ یہ اسلام کی تعلیم ہے اور یہ ہمیں کرنا چاہیے۔ تو اس سے لوگوں کو پتا لگ جاتا ہے کہ ہاں! خود مان رہے ہیں اور admit کر رہے ہیں کہ ہمارے میں یہ کمزوریاں ہیں، تو پھر وہ سمجھ جاتے ہیں کہ کیا بات ہے۔

حضورِ انور نے جواب کے آخر میں جرأت کے ساتھ اسلام کی حقیقی تعلیم پیش کرنے کے حوالے سے اس بات پر زور دیا کہ اصل چیز تو یہی ہے کہ خوف اور شرم نہیں ہونی چاہیے، جرأت سے بات کرو، ہمیں کس بات کا ڈرنا ہے؟ ہمیں ڈرنے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ یہاں میرے پاس بھی کئی لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پہلے ہم سمجھتے تھے کہ پتا نہیں اسلام کیا چیز ہے، لیکن تمہاری باتیں سننے کے بعد یہ خوف دُور ہو گیا ہے، تم نے بڑی اچھی طرح بتا دیا۔ تو جب ان کو بتاؤ کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے اور اگر کوئی مسلمان غلط بات کر رہا ہے، تو وہ اس تعلیم کے خلاف کر رہا ہے اور مجرم تو تمہارے اندر بھی ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ atheist میں کوئی crime نہیں ہے یا jews میں crime نہیں ہے یا عیسائیوں میں crime نہیں ہے یا ہندوؤں میں نہیں ہے، ہر ایک میں ہے۔ اس کی وجہ یہ مذہب تو نہیں ہے، وہ تو لوگوں کا اپنا ایک کیریکٹر ہے، تو اس لیے جرأت سے بغیر ڈرے کھل کے بات بتانی چاہیے۔

ملاقات کے اختتام پر تمام شاملینِ مجلس کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ وہ اپنے محبوب امام کے ساتھ گروپ تصویر بنوا سکیں اور یوں یہ ملاقات بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

(بشکریہ الفضل 9 اکتوبر 2025ء)

***

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا۔ (الاحزاب:71)

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف اور سیدھی بات کیا کرو۔

طالب دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

خانپور ملکی میں تربیتی جلسہ اور خطبہ حضور انور سے کوئز پروگرام

30/جون کو جماعت احمدیہ خانپور ملکی میں مکرم جاوید عالمی صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔جس کا آغاز عزیز مدبر احمد صاحب قائد مجلس کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔مکرم ذکی احمد دانش صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔مکرم نذر الاسلام صاحب نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔

بعد ازاں خطبہ جمعہ حضور انور سے ایک کوئز پروگرام منعقد کیا گیا۔جس میں ہر تنظیم کے پانچ پانچ ممبران شامل ہوئے۔ اللہ کے فضل سے تمام گروپس نے اچھّی تیاری کی تھی۔محترم صدر صاحب نے ممبران کو انعامات سے نوازا۔ پروگرام میں پردہ کی رعایت سے مستورات بھی شامل ہوئیں۔

آخر پر محترم صدر اجلاس کے صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

***

بھارت کی مختلف جماعتوں میں ہفتہ تعلیم القرآن کی بابرکت تقاریب

الحمد للہ ماہِ جولائی کے دوسرے ہفتہ میں بھارت کی درج ذیل جماعتوں نے شایانِ شان طریق پر اجلاسات منعقد کیے۔جن میں شانِ قرآن اور عظمتِ قرآن کے موضوع پر تقاریر کی گئیں اور احباب کو قرآنِ مجید پڑھنے اور پڑھانے کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی۔جماعتوں کے اسماء درج ذیل ہیں:

صوبہ اڑیسہ: تھروبالی، سیرلو، تالبر کوٹ، مقتدئی پور، کٹراپلی، سونگڑا، گنجہ پاڑا، کیرنگ، کھجوری پاڑا، پنگارسنگھ، محمود آباد، جٹنی، پوری۔

صوبہ بنگال: ندیا، مرشد آباد ضلع کاندھی زون۔

صوبہ کرناٹک: ساگر، سورب، چکنا گنڈاہلی، رائن ہلی، ہیرے میان گری۔

اللہ تعالیٰ ان تمام جماعتوں کے اخلاص اور ایمان میں برکت عطا فرمائے اور قرآنی برکات سے انہیں مالا مال کرے۔ آمین۔

***

ہندوستان کی مختلف جماعتوں میں یومِ خلافت کے جلسے

جنوبی ہند سے تعلق رکھنے والی درج ذیل جماعتوں کی طرف سے یومِ خلافت کے اجلاسات منعقد کرنے کی اطلاعات ملی ہیں۔ جڑچرلہ، محبوب نگر، اچھم پیٹ، تیماپور، کوٹپلا۔

اجلاسات میں خلافت کی اہمیت اور عظمت، خلافت کی برکات کے موضوع پر تقریریں ہوئیں اور تلاوت و نظمیں سنائی گئیں

اللہ تعالیٰ ان تمام جماعتوں کے ایمان اور اخلاص میں برکت عطا فرمائے اور انہیں خلافت کی برکات کا وارث بنائے۔ آمین۔

(ادارہ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔

(بنی اسرائیل: 24)

یعنی تیرے ربّ نے چاہا ہے کہ تُو فقط اُسی کی بندگی کر اور والدین سے احسان کر۔

طالب دعا: محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم وافراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’فوزِ عظیم کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے۔اپنی زندگی کو اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 21/جون 2013ء)

طالب دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھبنیشور (صوبہ اڈیشہ)

منظوم کلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِيْح جَاءَ الْمَسِيْح

کیوں عجب کرتے ہو گر مَیں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دَم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

آسمان پر دعوتِ حق کے لئے اِک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہِ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش اَلْوِدَاع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نِثار

باغ میں مِلّت کے ہے کوئی گُلِ رعنا کِھلا
آئی ہے بادِ صبا گُلزار سے مستانہ وار

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ مَیں کرتا ہوں اُس کا اِنتظار

ہر طرف ہر مُلک میں ہے بُت پرستی کا زوال
کچھ نہیں انساں پرستی کو کوئی عِزّ و وقار

آسماں سے ہے چلی توحید خالق کی ہوا
دِل ہمارے ساتھ ہیں گو مُنہ کریں بک بک ہزار

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِيْح جَاءَ الْمَسِيْح
نیز بِشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

آسماں بارد نشان اَلْوَقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

اِک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

(براہین احمدیہ حِصّہ پنجم صفحہ ۹۷ ۔مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

***

ارشاد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شفا تین چیزوں میں ہے: پچھنا لگوانے میں، شہد پینے میں اور آگ سے داغنے میں۔ مگر میں اپنی اُمّت کو آگ سے داغنے سے منع کرتا ہوں۔

(بخاری کتاب الطب۔ باب الشِّفَاءِ فِي ثَلَاثٍ)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

Love for All Hatred for None
99493-56387
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (ضلع نائب امیر جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

DUA'S SEEKER:
IQBAL AHMED ZAMIR
FLAK NUMA, HYDERABAD (TELANGANA)

KONARK NURSERY
Hyderabad Karmanghat
Near karmanghat kalyan mandapam, beside petrol pump, Karmanghat, Hyderabad, TS-500079
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping -- Rental Plants -- Exports -- Imports

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷/فروری ۲۰۲۶ء بروز ہفتہ بارہ بجے بعد دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر مکرم ریاض احمد صاحب ابن مکرم محمد شریف صاحب (آف وانڈز ورتھ۔یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور چھ مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم ریاض احمد صاحب ابن مکرم محمد شریف صاحب (آف وانڈز ورتھ۔یوکے)

یکم فروری ۲۰۲۶ء کو اچانک ہارٹ اٹیک کے باعث ۶۰ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ حضرت چودھری حاکم علی خان صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل سے تھے۔مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک اور دعاگو انسان تھے۔عزیز واقارب کے ساتھ حسن سلوک اور مہمان نوازی آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔مرحوم وانڈز ورتھ جماعت میں بطور سیکرٹری زراعت وسیکرٹری ضیافت خدمت کی توفیق پارہے تھے۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

۱۔مکرم ظہیر عالم صاحب امروہی (ریٹائرڈ معلم سلسلہ۔قادیان)

۳۰/دسمبر ۲۰۲۵ء کو ۶۸ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم کو صوبہ یوپی کی مختلف جماعتوں میں تقریباً ۲۶ سال تک بطور معلم سلسلہ خدمت کی توفیق ملی اور ۲۰۰۸ء میں ریٹائر ہوئے۔مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بڑے محنتی اور کئی خوبیوں کے حامل ایک نیک اور باوفا خادم سلسلہ تھے۔تبلیغ کا کام بڑے شوق اور جذبہ سے کیا کرتے تھے۔جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر اور شوق سے شامل ہوتے۔چندوں میں بڑے باقاعدہ تھے۔تلاوت قرآن مجید باترجمہ کی عادت تھی۔

خلافت احمدیہ سے وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔آپ کے دونوں بیٹے خادم سلسلہ ہیں اور دو داماد بھی واقفینِ زندگی ہیں۔آپ مکرم فرید احمد ناصر صاحب (انسپکٹر وقف جدید مال) کے والد تھے۔

۲۔مکرم اجیت محمد صاحب (معلم سلسلہ) ابن مکرم جلال دین صاحب مرحوم (آف ڈنگوہ صوبہ ہماچل۔انڈیا)

۹/جنوری ۲۰۲۶ء کو ۵۸ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم ۱۹۹۵ء میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم کے ذریعہ فیملی سمیت بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔۲۰۰۱ء میں جامعۃ المبشرین قادیان سے فارغ التحصیل ہوکر فیلڈ میں گئے اور صوبہ ہماچل، صوبہ پنجاب، صوبہ ہریانہ کی مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا اور صوبہ ہماچل کی اکثر جماعتوں کے قیام میں آپ کا اہم کردار رہا ہے۔مرحوم میں دیانتداری کا وصف اعلیٰ معیار کا تھا۔جب تک صوبہ ہماچل میں جماعت کی رجسٹریشن نہیں ہوئی تب تک جماعت کی تمام جائیدادیں آپ ہی کے نام رجسٹرڈ تھیں اور جب جماعت کی رجسٹریشن کی کارروائی مکمل ہوگئی تو مرحوم نے بڑی دیانتداری کے ساتھ صوبہ ہماچل کی تمام جائیدادیں جماعت کے نام ٹرانسفر کروادیں۔بڑے مہمان نواز، عبادت گزار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔مالی قربانیوں میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہے۔خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

۳۔مکرم الطاف حسین صاحب ابن مکرم ملک محمد حسین صاحب (امریکہ)

۲۰/اکتوبر ۲۰۲۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا مکرم ملک شیر بہادر صاحب کے ذریعہ ہوا۔مرحوم نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند تھے۔صدقات اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔اپنے ہمسایوں، رشتہ داروں، دوستوں اور ساتھ کام کرنے والوں کا بے حد خیال رکھنے والے، بڑے خوش اخلاق، باوفا، عاجز اور مخلص انسان تھے۔احباب جماعت اور غیر از جماعت افراد کو مفت ہومیو پیتھک ادویات فراہم کرتے اور اکثر خود گھروں تک بھی پہنچا دیا کرتے تھے۔مرحوم نے اپنے والدین کی خدمت اور دیکھ بھال کا خاص خیال رکھا۔آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔پسماندگان میں دو بیٹیاں شامل ہیں۔

۴۔مکرم مصطفیٰ کمال الدین بھوئیاں صاحب (آف امریکہ)

۶/ستمبر ۲۰۲۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم کو ۱۹۹۶ء میں ڈھاکہ (بنگلہ دیش) میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔جماعت کے مخلص اور فعال ممبر تھے۔مرحوم کے والدین، بھائی، اہلیہ اور دونوں بیٹے جماعت کے سخت مخالف تھے لیکن اس کے باوجود آپ نے جماعت کے ساتھ ہمیشہ اخلاص اور وفا کا تعلق قائم رکھا۔باقاعدگی سے چندہ ادا کیا کرتے تھے۔مرحوم بہت مہمان نواز شخصیت کے حامل تھے۔آپ کو فریضہ حج ادا کرنے کی بھی توفیق ملی۔نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ اور حضور انور کے خطبات بھی بڑی باقاعدگی سے سنتے تھے۔آپ کو بطور لوکل سیکرٹری تربیت اور زعیم مجلس انصار اللہ خدمت کی توفیق ملی۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں غیر از جماعت اہلیہ اور بچوں کے علاوہ ایک احمدی بیٹی شامل ہیں۔

۵۔مکرم عبد المجید امجد لون صاحب (آف مالمو۔سویڈن)

۱۸/دسمبر ۲۰۲۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ حضرت ٹھیکیدار عبد الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔مرحوم ایئر فورس میں انجینئر بھرتی ہوئے اور ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے بھائی کے پاس رحیم یار خان چلے گئے۔۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۳ء تک آپ نے امیر ضلع رحیم یار خان کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ایک مرتبہ مخالفین کی طرف سے حملے میں شدید زخمی ہوئے مگر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آپ کی جان بچائی۔آپ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔۲۰۰۹ء میں سویڈن شفٹ ہوگئے تھے۔مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھنے والے ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔واقفین اور مربیان کی بہت عزت اور احترام کرتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

۶۔مکرم حارث احمد صاحب ابن مکرم سیٹھ محمد رزاق صاحب مرحوم (ہڈرزفیلڈ ساؤتھ۔یوکے)

۲۲/دسمبر ۲۰۲۵ء کو ۳۰ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ حضرت سیٹھ محمد اسماعیل صاحب امینی بنگوی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے تھے۔مرحوم ۲۰۱۵ء میں یوکے آئے اور Take Away کا بزنس شروع کیا۔جماعت کی خدمت میں پیش پیش رہنے والے بڑے مخلص اور فرمانبردار نوجوان تھے۔پسماندگان میں والدہ کے علاوہ دو بھائی اور چار بہنیں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

☆...☆...☆

131واں
جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 27،26،25 دسمبر 2026ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 131 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2026ء کیلئے مورخہ 27،26،25 دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔نیز جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو ان کا وارث بنائے۔آمین۔اسی طرح اس جلسہ سالانہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

تصحیح و اعتذار

بدر مجریہ 20/اگست صفحہ 2 کالم 1-2 میں بعض اغلاط رہ گئی ہیں۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس میں ایک مقام پر بجائے ''حرجوں'' کے ''حربوں'' لکھا گیا ہے۔اسی طرح بجائے ''موانع'' کے ''مرانع'' اور بجائے ''مقَرر'' کے مقررہ لکھا گیا ہے۔قارئین اس کی درستی فرمالیں۔

ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ)

RAICHURI GROUP
BUILDERS & DEVELOPERS

RAICHURI GROUP OF COMPANIES
Raichuri Builders & Developers LLP
G M Builders & Developers
Raichuri Constructions

Our Corporate office
B Wing, Office no 007
Itkar Soc, Suresh Nagar, RTO, Andheri West, Mumbai - 400053
Tel : 02226300634 / 9987652552
Email id :
raichuri.build.develop@gmail.com
gm.build.develop@gmail.com

طالبِ دعا
Abdul Rehman Raichuri
(Aka - Maqbool Ahmed)

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب

اللہ تعالیٰ کی صفت ''العزیز'' حقیقی عزت، غلبہ اور نصرتِ الٰہی

خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19/اکتوبر 2007ء بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: خطبہ جمعہ ''اللہ تعالیٰ کی صفت العزیز'' کب ارشاد فرمایا گیا؟

جواب: یہ خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19/اکتوبر 2007ء کو ارشاد فرمایا۔

سوال: خطبہ کے آغاز میں کون سی قرآنی آیت تلاوت فرمائی گئی؟

جواب: سورۃ فاطر کی آیت 11 تلاوت فرمائی گئی: مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ الۡعِزَّۃَ فَلِلّٰہِ الۡعِزَّۃُ جَمِیۡعًا...

سوال: اس آیت کا بنیادی مضمون کیا ہے؟

جواب: جو شخص عزت چاہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ سے عزت حاصل کرنی چاہیے، کیونکہ تمام عزت اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ پاکیزہ کلام اور نیک عمل انسان کو بلندی عطا کرتے ہیں، جبکہ برے منصوبے کرنے والوں کا مکر ناکام ہو جاتا ہے۔

سوال: ''العزیز'' کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ''العزیز'' کے معنی غالب، طاقتور اور ایسا وجود جس پر کوئی غالب نہ آسکے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دوسروں پر غالب ہے اور کوئی اسے مغلوب نہیں کر سکتا۔

سوال: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی صفت ''عزیز'' تقریباً کتنی مرتبہ بیان ہوئی ہے؟

جواب: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی یہ صفت تقریباً سو مرتبہ مختلف مضامین اور حوالوں کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔

سوال: ''وَلِلّٰہِ الۡعِزَّۃُ وَلِرَسُوۡلِہٖ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ عزت اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مومنوں کو حاصل ہے۔

سوال: حقیقی اور دائمی عزت کس کو حاصل ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مومنوں کو حاصل ہونے والی عزت ہی حقیقی، دائمی اور باقی رہنے والی عزت ہے۔

سوال: انسان اللہ تعالیٰ سے عزت کیسے حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کر کے، اس پر ایمان لا کر اور اس کی اطاعت و نیک اعمال اختیار کر کے انسان حقیقی عزت حاصل کر سکتا ہے۔

سوال: ''اَلْمُعِزُّ'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: 'اَلْمُعِزُّ' بھی اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے، یعنی وہ ذات جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عزت عطا فرماتی ہے۔

سوال: 'اَلْعِزُّ' کے کیا معنی ہیں؟

جواب: 'اَلْعِزُّ' کے معنی قوت، شدت، غلبہ اور بلندی کے ہیں؛ ایسی بلندی جس تک آسانی سے رسائی نہ ہو سکے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی صفت ''العزیز'' کا خلاصہ کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ''العزیز'' ہے، یعنی کامل اور جامع معنوں میں غالب، طاقتوں کا مالک اور بے مثال ہے۔ تمام عزتیں اسی کی طرف منسوب ہیں اور وہ اپنے مومن بندوں اور اپنے رسولوں کو طاقت و قوت عطا فرماتا ہے۔

سوال: نبوت کا منصب عطا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی صفات العزیز اور الوہاب بیان ہوئی ہیں؛ یعنی وہ کامل قدرت رکھنے والا اور بہت زیادہ بخشش کرنے والا ہے۔

سوال: کافروں نے حضرت محمد ﷺ کے متعلق کیا اعتراض کیا تھا؟

جواب: انہوں نے اعتراض کیا کہ ہماری قوم میں سے صرف انہی پر ذکر کیوں نازل ہوا؟ یعنی انہوں نے نبوت کے لیے آپ ﷺ کے انتخاب پر اعتراض کیا۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے اس اعتراض کا کیا جواب دیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ رحمت کے خزانے انسانوں کے قبضہ میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ وہ جسے مناسب سمجھتا ہے اپنی رحمت اور نبوت کا انعام عطا فرماتا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مخالفین کا بنیادی اعتراض کیا تھا؟

جواب: مخالفین یہ اعتراض کرتے تھے کہ ایک عام آدمی، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی کیسے بنایا جا سکتا ہے؟

سوال: ''کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہیں گے۔

سوال: رسولوں کے غلبہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: رسولوں کا غلبہ بنیادی طور پر حجت، دلائل اور حق کی سچائی کے ظاہر ہونے سے متعلق ہے۔ بعض انبیاء کے زمانہ میں دلائل کے ساتھ ظاہری غلبہ بھی عطا ہوا۔

سوال: جہاد کے سلسلہ میں کون سی بنیادی شرط بیان ہوئی ہے؟

جواب: جہاد خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے ہونا چاہیے، نہ کہ ملک، سلطنت یا دنیاوی اغراض کے حصول کے لیے۔

سوال: آج کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا جہاد کس نوعیت کا ہے؟

جواب: یہ دلائل اور براہین کا جہاد ہے، جس کے ذریعے اسلام کی خوبصورت تعلیمات اور حقانیت دنیا کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ''کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ'' کے متعلق کیا الہام ہوا؟

جواب: آپؑ کو الہام ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قدیم سے مقرر کر رکھا ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے ارادوں پر غالب ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ''اِنَّہٗ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ'' کا الہام کہاں بیان ہوا؟

جواب: یہ الہام تذکرہ، صفحہ 406، ایڈیشن چہارم میں بیان ہوا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مخالفین نے کیا کیا کوششیں کیں؟

جواب: مخالفین نے تکذیب، بدزبانی، جھوٹی مخبریاں، جھوٹے مقدمات، کفر و قتل کے فتوے، اشتہارات و رسائل اور مختلف مخالفانہ منصوبوں کے ذریعے سلسلہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔

سوال: ان مخالفتوں کا نتیجہ کیا نکلا؟

جواب: مخالفین کی تمام کوششوں کے باوجود سلسلہ احمدیہ تباہ ہونے کی بجائے مزید ترقی کرتا گیا اور اس کے پیروکاروں کی تعداد بڑھتی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے اللہ تعالیٰ کی تائید اور غلبہ کی نشانی قرار دیا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک حقیقی یقین اور محض ظن میں کیا فرق ہے؟

جواب: آپؑ نے فرمایا کہ آپ کا دعویٰ علیٰ وجہ البصیرت اور وحی الٰہی کی روشنی پر مبنی ہے، جبکہ مخالفین کے بعض اعتراضات محض ظن، شکوک اور توہمات پر مبنی ہیں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں اپنے یقین کا اظہار کس طرح فرمایا؟

جواب: آپؑ نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے روشن نشانوں، وحی، مکالمہ و مخاطبہ، دعاؤں کی قبولیت اور قرآنی معارف کے ذریعے اپنے وجود اور قدرت کا یقین عطا فرمایا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین آپؑ کو نقصان کیوں نہ پہنچا سکے؟

جواب: کیونکہ اللہ تعالیٰ کا آپؑ سے وعدہ تھا اور وہ قوی و عزیز خدا ہے۔ مخالفین کی متعدد کوششوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپؑ کی حفاظت فرمائی۔

سوال: آج احمدیوں پر ہونے والے ظلم و ستم کے بارے میں کیا تعلیم دی گئی ہے؟

جواب: مومنوں کو ثابت قدم رہنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہیے اور قوی و عزیز خدا سے مدد اور فتح طلب کرنی چاہیے۔ دشمن کے ظلم ایمان کو نقصان نہیں پہنچا سکتے مومن اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہیں۔

سوال: جماعت احمدیہ کی کامیابی کس چیز سے وابستہ ہے؟

جواب: جماعت احمدیہ کی کامیابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حقیقی تعلق، آنحضرت ﷺ کے غلام صادق سے وابستگی اور اعمال کی بلندی سے وابستہ ہے۔

سوال: اس خطبہ کا مرکزی سبق کیا ہے؟

جواب: حقیقی عزت، قوت اور غلبہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لیے مومن کو دنیاوی سہاروں کے بجائے اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنا، تقویٰ اور نیک اعمال اختیار کرنا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حقیقی وفا پیدا کرنا اور دلائل و حسنِ اخلاق کے ذریعے اسلام کا پیغام دنیا تک پہنچانا چاہیے۔

***

''راہ ہدیٰ''

ایم ٹی اے انٹرنیشنل انڈیا اسٹوڈیوز کی پیشکش

ایم ٹی اے انٹرنیشنل انڈیا اسٹوڈیوز کی جانب سے راہ ہدیٰ قادیان کی ایک مقبول ترین پیشکش ہے جو عرصہ 13 سال سے جاری ہے ہر چار ہفتوں کے بعد بروز ہفتہ اس پروگرام کو قادیان دار الامان کے ایم ٹی اے اسٹوڈیوز سے رات 10 بجے سے 11 بجے تک لائیو نشر کیا جاتا ہے،

اس پروگرام میں اسلام کی عظمت اور فوقیت کو آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں اسی طرح آپ ﷺ کے بروز کامل حضرت مسیح آخر الزماں کی تعلیمات کی روشنی میں مختلف موضوعات کے تحت پیش کیا جاتا ہے۔ یہ ایک Interactive پروگرام ہے اس لحاظ سے ناظرین کو اس پروگرام کے دوران اپنے سوالات پیش کرنے کا بھی موقعہ دیا جاتا ہے اور پروگرام میں شامل علمائے کرام ان سوالات کے موقع پر جوابات دیتے ہیں۔ اس پروگرام کے گزشتہ تمام ایپسوڈز ایم ٹی اے انڈیا کے آفیشل یوٹیوب چینل پر ایک الگ Playlist کے تحت بھی Uploaded ہیں جہاں سے آپ ان تمام ایپسوڈز کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ پروگرام تبلیغ کے لحاظ سے بہت مفید معلومات فراہم کرتا ہے اس لئے احباب اس پروگرام کو خود بھی لائیو دیکھا کریں اور اپنے زیر تبلیغ افراد کو بھی اس کا لنک شیئر کریں۔

ناظر نشر و اشاعت قادیان

—

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب

حضرت مسیح موعودؑ کا اللہ تعالیٰ سے عشق و تعلق: عبادت، دعا اور روحانی نمونہ

خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 فروری 2026ء بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: خطبہ جمعہ 20 فروری 2026ء میں بنیادی طور پر کس موضوع کو بیان فرمایا گیا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اللہ تعالیٰ سے تعلق، محبت، عبادت، دعاؤں اور آپؑ کے روحانی نمونوں کو بیان فرمایا گیا۔

سوال: رمضان المبارک سے حقیقی فائدہ کب حاصل ہوتا ہے؟

جواب: جب رمضان کے بعد بھی محبتِ الٰہی اور عبادت کے معیار کو قائم رکھا جائے بلکہ انہیں بلند کرنے کی کوشش کی جائے۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے خدا تعالیٰ سے تعلق کے بارے میں کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: آپؑ نے فرمایا کہ انسان کو ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے اور پنج وقت اس کے حضور دعا کرتے رہنا چاہیے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر میں خدا خوفی اور دعا کے متعلق کیا الفاظ تھے؟

جواب: ''انسان کو چاہیے کہ ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور پنج وقت اس کے حضور دعا کرتا رہے۔''

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول سے آپؑ کے دل کی کون سی کیفیت ظاہر ہوتی ہے؟

جواب: یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپؑ کے دل میں انسانوں کو خدا تعالیٰ کے قریب لانے اور ان میں عبادت کا شوق پیدا کرنے کا گہرا درد تھا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام 1886ء میں کس مقصد کے لیے ہوشیار پور تشریف لے گئے؟

جواب: آپؑ نے وہاں خلوت اختیار کرنے اور چلہ کشی کرنے کے لیے قیام فرمایا۔

سوال: ہوشیار پور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتنے دن خلوت میں رہنے کا اعلان فرمایا؟

جواب: آپؑ نے چالیس دن تک خلوت میں رہنے کا اعلان فرمایا اور اس کے بعد بیس دن مزید قیام فرمایا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چلہ کے دوران ملاقاتوں کے بارے میں کیا ہدایت فرمائی؟

جواب: چالیس دن تک کسی کو ملاقات کے لیے نہ آنے اور نہ دعوت دینے کی ہدایت فرمائی۔ بعد کے بیس دنوں میں ملاقات اور مذہبی تبادلۂ خیال کی اجازت دی۔

سوال: ہوشیار پور کے چلہ کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا خاص بشارتیں ملیں؟

جواب: اسی عرصہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعدد الہامات اور بشارتیں ملیں، جن میں پسر موعود کے متعلق پیشگوئی بھی شامل تھی۔

سوال: 20 فروری کو کس پیشگوئی کے حوالے سے خاص اہمیت حاصل ہے؟

جواب: پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے 20 فروری کا دن خاص اہمیت رکھتا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ کے چلہ کے دوران اللہ تعالیٰ سے تعلق کی کیا کیفیت تھی؟

جواب: آپؑ نے فرمایا کہ ان دنوں آپؑ پر خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے فضل کے دروازے کھلے اور بعض اوقات دیر تک خدا تعالیٰ آپؑ سے کلام فرماتا رہا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز کس قدر اہم سمجھتے تھے؟

جواب: آپؑ نماز کو انتہائی اہمیت دیتے تھے اور حتیٰ کہ مقدمات اور کچہری کے مصروف حالات میں بھی نماز کو ترک نہیں کرتے تھے۔

سوال: مقدمات کے دوران نماز کا وقت ہونے پر حضرت مسیح موعودؑ کا کیا معمول تھا؟

جواب: نماز کا وقت ہوتے ہی آپؑ عدالت کی مصروفیت چھوڑ کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو جاتے تھے اور غیر حاضری کے ممکنہ نقصان کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تہجد کے بارے میں کیا روایت بیان ہوئی؟

جواب: آپؑ تہجد بڑی عاجزی سے پڑھتے تھے اور نماز میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کو بار بار دہراتے تھے۔

سوال: اگر کسی کو تہجد پڑھنے کی توفیق نہ ملے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا نسخہ بتایا؟

جواب: کثرت سے استغفار پڑھنے اور خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنے کی تلقین فرمائی، جس سے تہجد پڑھنے کی توفیق مل سکتی ہے۔

سوال: رمضان میں تراویح کے ساتھ تہجد کے متعلق کیا ہدایت فرمائی گئی؟

جواب: تراویح پڑھنے کے باوجود کوشش کرنی چاہیے کہ کم از کم دو یا چار نفل تہجد ضرور ادا کیے جائیں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر الٰہی کا معمول کیا تھا؟

جواب: آپؑ کثرت سے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ پڑھتے رہتے تھے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام سونے کے دوران بھی کس طرح ذکر کرتے تھے؟

جواب: آپؑ تھوڑے تھوڑے عرصے بعد بیدار ہوتے اور آہستہ آہستہ ''سبحان اللہ'' پڑھتے، پھر سو جاتے تھے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر وقت باوضو رہنے کے بارے میں کیا روایت ہے؟

جواب: آپؑ وضو کی بہت پابندی فرماتے تھے اور حاجت سے فارغ ہونے کے بعد بھی وضو فرماتے، ساتھ ساتھ آہستگی سے ذکرِ الٰہی کرتے رہتے تھے۔

سوال: سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کی نمایاں خصوصیت کیا تھی؟

جواب: جوانی میں بھی آپؑ کی زندگی میں تقویٰ، عبادت، مطالعۂ دینیات، خلوت اور اللہ تعالیٰ کی یاد نمایاں تھی۔

سوال: سید میر حسن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں کیا شہادت دی؟

جواب: انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے آپؑ کی قدر نہ کی اور آپؑ کے روحانی کمالات بیان سے باہر ہیں؛ آپؑ کی زندگی معمولی انسان کی زندگی نہ تھی۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چہرے سے ایک پہاڑی شخص نے کیا محسوس کیا؟

جواب: اس شخص نے آپؑ کے چہرے سے ایسی شرافت اور نور محسوس کیا کہ اس نے آپؑ کو اپنے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے محبت کا مقدمات میں کیا اثر نظر آتا تھا؟

جواب: مقدمات کی پریشانیوں کے باوجود آپؑ کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا اور آپؑ نماز کے وقت مقدمہ چھوڑ کر نماز ادا کرتے تھے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کی خوبصورتیوں میں کیا نظر آتا تھا؟

جواب: آپؑ سورج، چاند، ستاروں، پہاڑوں، پانی، کھیتوں اور فطرت کے مناظر میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور جمال کے آثار دیکھتے تھے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خلوت کیوں پسند تھی؟

جواب: آپؑ کو خلوت میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور عبادت کی خاص لذت محسوس ہوتی تھی اور آپؑ شہرت اور لوگوں کی مجلسوں کے بجائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو پسند فرماتے تھے۔

سوال: اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اختیار دیا جاتا کہ خلوت یا جلوت میں سے کیا پسند کرتے ہیں تو آپؑ کیا اختیار فرماتے؟

جواب: آپؑ فرماتے تھے کہ اگر مجھے اختیار دیا جائے تو میں خلوت کو اختیار کروں گا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے والد صاحب کی ملکیت کے بارے میں کیا قربانی دی؟

جواب: آپؑ نے خدا تعالیٰ کی محبت کی خاطر دنیاوی آسائشوں اور اپنے والد صاحب کی ملکیت میں موجود سات گاؤں سے بے نیازی اختیار کی۔

سوال: دنیا اور دین کے درمیان توازن کے بارے میں خطبہ کا کیا سبق ہے؟

جواب: دنیا کو بالکل ترک نہیں کرنا چاہیے، لیکن دنیا میں اس قدر نہیں ڈوبنا چاہیے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو بھول جائے۔ اللہ تعالیٰ کو کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے۔

سوال: خطبہ کے آخر میں کن لوگوں کے لیے خاص دعاؤں کی تحریک فرمائی گئی؟

جواب: مشکلات اور جھوٹے مقدمات میں گرفتار احمدیوں، تمام امتِ مسلمہ، دنیا کے معصوم لوگوں اور دنیا کو جنگ و تباہی سے محفوظ رکھنے کے لیے دعاؤں کی تحریک فرمائی گئی۔

سوال: اس خطبہ کا ہمارے لیے بنیادی عملی سبق کیا ہے؟

جواب: ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمونہ کو صرف سن کر محظوظ نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنی روحانی حالت کا جائزہ لے کر نماز، تہجد، دعا، ذکرِ الٰہی، تقویٰ اور محبتِ الٰہی کے معیار بلند کرنے چاہئیں۔

٭٭٭

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

''تم اپنے زیرِ نظر تقویٰ کے اعلیٰ مدارج کو حاصل کرنا رکھو اور اس کے لئے دقائق تقویٰ کی رعایت ضروری ہے۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 442 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

طالبِ دعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ ڈار جلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12674: میں ڈاکٹر شہینہ اے سدھیر زوجہ مکرم محمد عارف پی اے صاحب، قوم: احمدی مسلمان پیشہ: ڈاکٹر، تاریخ پیدائش: 16 جولائی 1997ء پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: احمدیہ مسلم جماعت مسجد الناصر لجناتھ وارڈ نزد کلکٹریٹ آفس پوسٹ آفس الاپوزہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 16 دسمبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درج ذیل منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے: زیور طلائی 160 گرام 22 کیریٹ، حق مہر کی صورت میں الگ سے 24 گرام 22 کیریٹ وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی اے سدھیر الامتہ: ڈاکٹر شہینہ اے سدھیر گواہ: ٹی اے زبیر احمد

مسل نمبر 12675: میں انیتا انان زوجہ مکرم وسیم احمد ٹی پی صاحب، قوم: احمدی مسلمان پیشہ: خانہ داری، تاریخ پیدائش: 2 جولائی 1996ء پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: ہاؤس نمبر 64/236 اولڈ سٹریٹ اگسٹائن ایچ ایس روڈ کوچی، بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درج ذیل منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے: زیور طلائی 176 گرام 22 کیریٹ، جس میں 50 گرام سونا حق مہر کی صورت میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محبوب احمد الامتہ: انیتا انان گواہ: شمس الدین پی وی

مسل نمبر 12676: میں غزل شہیب بنت مکرم سلیم وی ایم صاحب، پیشہ: سپروائزر، تاریخ پیدائش: 5 جون 1996ء، تاریخ بیعت: 1996، موجودہ پتہ: ولیا تیو ٹیل، کاروما کاڈو، تھرا کا کارا، بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 6 نومبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یو بشیر احمد الامتہ: غزل شہیب گواہ: طارق احمد این

مسل نمبر 12677: میں آرزومند بانو زوجہ مکرم سید عبد المجید صاحب، قوم: احمدی مسلمان، پیشہ: ٹیچر، تاریخ پیدائش: 10 دسمبر 1966ء، پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: بسنتہ پور چاند نگر ضلع ہاؤ تھ پرگنہ ویسٹ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 26 دسمبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درجہ ذیل جائیداد ہے: زیور طلائی: دو کان کی بالیں 6 گرام، 2 ہاتھ کے کنگن 17 گرام، 1 گلے کا ہار 10 گرام، ایک عدد انگوٹھی 6 گرام، تمام زیورات 22 کیریٹ۔

تفصیل جائیداد (زمین): کھتیان نمبر: 774 داغ نمبر 96 موجہ سنتوش پور ڈسمل 01، کھتیان نمبر: 774 داغ نمبر 132 موجہ سنتوش نگر ڈسمل 17، کھتیان نمبر: 774 داغ نمبر 646 موجہ سنتوشنگر ڈسمل 11، کھتیان نمبر: 774 داغ نمبر 650 موجہ سنتوشنگر ڈسمل 2، کھتیان نمبر: 774 داغ نمبر 651 موجہ سنتوشنگر ڈسمل 1، کھتیان نمبر 774 داغ نمبر 653 موجہ سنتوشنگر ڈسمل 1، کھتیان نمبر 654 داغ نمبر 654 موجہ سنتوشنگر ڈسمل 1، کھتیان نمبر 3505 داغ نمبر 4432 موجہ دری کرشن پور ڈسمل 14، کھتیان نمبر 2786 داغ نمبر 4220 موجہ دری کرشن پور ڈسمل 2، کھتیان نمبر 2786 داغ نمبر 4392 موجہ دری کرشن پور ڈسمل 3، کھتیان نمبر 2786 داغ نمبر 4408 موجہ دری کرشن پور ڈسمل 15، کھتیان نمبر 2786 داغ نمبر 4432 موجہ دری کرشن پور ڈسمل 27، کھتیان نمبر 5852 اور 4250 موجہ دری کرشن پور ڈسمل 9، کھتیان نمبر 511 داغ نمبر 18 موجہ سنتوشنگر ڈسمل 9، کھتیان نمبر 511 داغ نمبر 92 موجہ سنتوشنگر ڈسمل 7، کھتیان نمبر 511 داغ نمبر 94 موجہ سنتوشنگر ڈسمل 4، کھتیان نمبر 511 داغ نمبر 245 موجہ سنتوشنگر ڈسمل 3۔ حق مہر بہت پہلے ادا شدہ ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/22,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قاضی ناصر احمد الامتہ: آرزومند بانو گواہ: شہادت حسین راج

مسل نمبر 12678: میں شمرہ فضیلت رشیدہ بنت مکرم قمر الحق صاحب، قوم: احمدی مُسلمان، طالبہ علم، تاریخ پیدائش: 5 فروری 2003ء، پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: فلیٹ نمبر 3 جولیٹا بلڈنگ منگورہل، واسکو ڈے گاما، گووا، مستقل پتہ: محمودہ باد کیرنگ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 23 اکتوبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درج ذیل جائیداد ہے: زیور طلائی: چین اور ایئر رنگ 10 گرام 22 کیریٹ۔ گرو گنگا ہائسنگ بورڈ کالونی ہاؤس نمبر ایل آئی جی 49 جو کہ 24x40 اسکوئر فٹ ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناگنڈ الامتہ: شمرہ فضیلت رشیدہ گواہ: انصار علی خان

مسل نمبر 12679: مَیں نیلوفر قدوسہ بیگم زوجہ مکرم قمر الحق صاحب، قوم: احمدی مُسلمان، پیشہ: خانہ داری، تاریخ پیدائش: 29 فروری 1972ء پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: فلیٹ نمبر 3 جلیٹا بلڈنگ منگورہل واسکوڈہ گووا مستقل پتہ: محمود آباد کیرنگ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 23 اکتوبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درج ذیل جائیداد ہے: زیور طلائی: سونے کی چین 2 عدد 40 گرام، نیکلیس 1 عدد 20 گرام، کان کا جھمکا 1 جوڑی 28 گرام تمام زیورات 22 کیریٹ۔ حق مہر ہے: کان کا جھمکا 1 جوڑی 28 گرام 22 کیریٹ، ایئر رنگ / نوز پن 1 جوڑی 12 گرام 22 کیریٹ۔ زیور چاندی: پازیب 1 عدد جوڑی 05 تولہ۔ کھیت کی زمین: 20 گنٹھہ خسرہ نمبر 391۔ اس کے علاوہ خاکسار کی اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناگنڈ الامتہ: نیلوفر قدوسہ بیگم گواہ: انصار علی خان خادم سلسلہ

مسل نمبر 12680: مَیں امۃ السبوح بنت مکرم عبد النور خان صاحب، قوم: احمدی مُسلمان، طالبہ علم، تاریخ پیدائش: 10 مارچ 2007، پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: ننگل باغبانہ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 28.02.2026 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق قمر الامتہ: امۃ السبوح گواہ: محمد ظفر

مسل نمبر 12681: مَیں عاطف عظیم ولد مکرم محمد سدیم صاحب، قوم: احمدی مسلمان، طالب علم، عمر 18 سال، پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: جمشید پور، ہندوستان، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 20 فروری 2026ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسار کے نام کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ جب بھی حاصل ہوگی اس کی اطلاع دے دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیّد معین الحق العبد: عاطف عظیم گواہ: سیّد جاوید انور

مسل نمبر 12682: مَیں حضر الشیخ ولد مکرم نصیر الدین شیخ صاحب، قوم: احمدی مسلمان، پیشہ: پرائیویٹ کاروبار، عمر: 38 سال، پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: ابراہیم پور، بھرتپور، مرشد آباد، مغربی بنگال، بھارت، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 27 فروری 2026ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسار کے نام کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ جب بھی حاصل ہوگی اس کی اطلاع دے دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/9,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: برکت شیخ العبد: حضر الشیخ گواہ: محمد رستم احمدی

***

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
Email: badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2026-28 Vol. 75 Thursday 27 August- 2026 Issue. 35

ACT. MANAGER
ATHAR AHMAD SHAMIM
Mobile : +91 9815639670
Email:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (WEIGHT : 50 -100 Gms/Issue)

شکر گزاری کے حوالے سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ عملی نمونہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۱/اگست ۲۰۲۶ء بمطابق ۲۱/ظہور ۱۴۰۵/ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس گہرائی سے اپنے اصحابؓ کو شکر گزاری کی طرف توجہ دلاتے تھے۔ اس حوالے سے حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُن سے فرمایا کہ آج تمہارا اور میراں بخش سودائی کا کیا جھگڑا ہو رہا تھا؟ پیر صاحبؓ کہتے ہیں کہ مَیں ڈر گیا کہ حضورؑ کیا فرماویں گے۔ مَیں نے ڈرتے ڈرتے سب حال سنایا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ سودائی مرفوع القلم ہوتا ہے... تم کو ایسے لوگوں کو دیکھ کر بجائے اُن سے لڑنے کے خدا کا شکر کرنا چاہیے کہ تم کو خدا نے سب نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور محروم نہیں کیا۔

ایک موقعے پر حضورؑ نے دریافت فرمایا کہ رات سارنگی اور تنبور کہاں بجتے رہے ہیں؟ اس پر عرض کی گئی کہ حضورؑ! مرزا نظام الدین صاحب نے کنچنی کو بلایا ہوا تھا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ اللہ! یہ کتنی نمک حلال ہے جو بیس روپے کے عوض میں ساری رات جاگتی اور ناچتی گاتی رہی، اور ہم اپنے حقیقی خالق و مالک کے لیے ایک دو گھنٹے بھی نہیں جاگ سکتے۔

حضورؑ کی عادت تھی کہ کھانا کھاتے وقت سبحان اللہ، الحمد للہ کہا کرتے تھے۔ اور یوں کھانا کھاتے تھے جیسے کسی چیز کی تلاش کر رہے ہیں۔ یعنی ہر لقمے پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزاری کرتے تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم نے دیکھا ہے۔ آپؑ روٹی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا اپنے منہ میں ڈال لیتے اور اُس کو اُس وقت تک چباتے رہتے جب تک دانت اسے چبا سکیں۔ اسی دوران دوسرا لقمہ لے کر دیر تک اسے اپنے ہاتھ سے ملتے جاتے اور ساتھ سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے جاتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ترکِ اسباب شریعتِ الٰہیہ کے خلاف ہے۔ توکّل کا مقام اس کے بعد ہے۔ یعنی یہ کہ اسباب کو اختیار کرکے انہی پر بھروسہ نہ کیا جائے بلکہ سچی معرفت یہ ہے کہ اسباب کے پیچھے خدا تعالیٰ کے ہاتھ کو دیکھا جائے۔

حضرت محمد ابراہیم صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۰۴ء میں مقدمہ کرم دین کے سلسلے میں حضورؑ گورداسپور میں مقیم تھے تو یہ عاجز حضورؑ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوا۔ ایک دن ایک دوست تازہ پکی ہوئی کھجوریں لائے۔ کسی نے کہا کہ یہ گرم ہوتی ہیں، اُن صاحب نے کہا کہ جتنی مرضی کھجوریں کھالو اوپر سے تھوڑا سا پیاز کھالو تو اس کی گرمی ختم ہو جائے گی۔ حضورؑ نے یہ سن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خوب سامان کیا ہوا ہے کہ ہر چیز کا مصلح بھی موجود ہے۔ اس پر حضورؑ نے ایک تقریر بھی فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے کیسے اعلیٰ انتظامات کیے ہیں کہ انسان اُن کا شکر بھی ادا نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ آپؑ کی طبیعت میں ذرّہ نوازی اور قدر دانی اس قدر تھی کہ چھوٹی چھوٹی خدمت اور بات پر شکریہ ادا فرمایا کرتے تھے۔ حضورؑ نے جب براہینِ احمدیہ تصنیف فرمائی تو اس سلسلے میں مدد کرنے والوں کے نام تحریر فرمائے اور اس فہرست میں اُن کے نام بھی ہیں جنہوں نے دو آنے بھی دیے تھے۔

حضورؑ نے ایک کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام منن الرحمٰن رکھا۔ اس کتاب میں آپؑ نے ثابت فرمایا کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے۔ اس سلسلے میں جن احباب نے بعض حوالہ جات نکالنے میں آپؑ کی مدد کی ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ ہم اس جگہ اپنے اُن دوستوں کا شکریہ ادا کرنے سے رہ نہیں سکتے جنہوں نے ہمارے اس کام میں زبانوں کا اشتراک ثابت کرنے کے لیے مدد دی ہے۔ ہم نہایت خوشی سے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے دوستوں نے اشتراکِ السنہ ثابت کرنے کے لیے وہ جانفشانی کی ہے جو یقیناً اس وقت تک اس صفحۂ دنیا میں یادگار رہے گی جب تک کہ یہ دنیا آباد رہے۔ ان مردانِ خدا نے بڑی بہادری سے اپنے عزیز وقتوں کو ہمیں دیا ہے، اور دن رات بڑی محنت اور عرق ریزی اٹھا کر اس عظیم کام کو انجام دے دیا ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ ان کو جنابِ الٰہی میں بڑا ہی ثواب ہوگا کیونکہ وہ ایک ایسے جنگ میں شریک ہوئے جس میں عنقریب اسلام کی طرف سے فتح کے نقارے بجیں گے۔ پس ان میں سے ہر ایک الٰہی تمغہ پانے کا مستحق ہے۔

حضورؑ حضرت میاں منظور محمد صاحبؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بطور شکرِ احسانِ باری تعالیٰ کہ اس بات کا ذکر کرنا واجبات سے ہے کہ میرے اہم کام تالیفات میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے ایک عمدہ اور قابلِ قدر مخلص دیا ہے یعنی عزیزی میاں منظور محمد کاپی نویس جو نہایت خوش خط ہے، جو نہ دنیا کے لیے بلکہ محض دین کی محبت سے کام کرتا ہے اور اپنے وطن سے ہجرت کرکے اسی جگہ قادیان اقامت اختیار کی ہے، اور یہ خدا تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے کہ وہ میری مرضی کے موافق ایسا مخلص سرگرم مجھے میسّر آیا ہے کہ مَیں ہر ایک وقت دن کو یا رات کو کاپی نویسی کی خدمت اس سے لیتا ہوں اور وہ پوری جانفشانی سے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے لیے یہ خدمت انجام دیتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ

انبیاء کا دل بڑا شکر گزار ہوتا ہے۔ ایک معمولی سے معمولی بات پر بھی بڑا احسان محسوس کرتے ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ جب آپؑ کی کتابیں دن رات چھپتیں تو باوجود اس کے کہ آپؑ کئی کئی راتیں بالکل نہیں سوتے تھے۔ مگر جب کوئی شخص رات کے وقت پروف لاتا تو اس کے آواز دینے کے وقت خود اٹھ کر جاتے اور ساتھ یہ بھی کہتے جاتے کہ جزاک اللہ احسن الجزاء۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ حافظ نبی بخش صاحبؓ ساکن فیض اللہ چک نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضورؑ باغ میں سیر کر رہے تھے، آپؑ کے ہاتھ میں ایک عصا تھا جو درخت سے پھل اتارنے وقت درخت پر پھنس گیا اور کسی طور نہ اترتا تھا۔ حافظ نبی بخش صاحبؓ کہتے ہیں کہ حضورؑ کی اجازت سے درخت پر چڑھا اور جھٹ عصا اتار لایا۔ حضورؑ اس قدر خوش ہوئے اور بار بار میری تعریف فرمائی جیسے مَیں نے کوئی بہت بڑا کام کیا ہو۔

حضورؑ کی عادت تھی کہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا، آپؑ کسی کو بھی تُو کہہ کر مخاطب نہیں فرماتے تھے۔ مَیں بچہ تھا مگر آپؑ مجھ سے بھی بڑی عزت و احترام سے پیش آتے۔

حضورؑ کے لیے جب کوئی شخص تحفہ لاتا تو آپؑ بہت خوش ہوتے اور گھر میں بھی اس کے اخلاص کی تعریف فرماتے تھے۔

اہلیہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ بیان کرتی ہیں کہ ڈاکٹر صاحبؓ کا معمول تھا کہ جب قادیان سے آگرہ آتے تو حضورؑ کے لیے خورمے (جو بالوشاہی کی طرح کی ایک مٹھائی ہے) لایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ میں بھی خورمے قادیان لے کر آئی۔ جب حضورؑ کی خدمت میں خورمے پیش کیے گئے تو حضورؑ نے بہت پسند کیے اور فرمایا کہ اتنے سارے خورمے! پھر کچھ تھوڑے سے کھائے اور فرمایا کہ یہ رکھ لو۔ مَیں پھر بعد میں کھاؤں گا۔

حضرت مصلح موعودؓ کے حوالے سے حضورِ انور نے ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں حضرت مصلح موعودؓ نے اس بات کا ذکر فرمایا تھا کہ میرے دل میں ہمیشہ یہ خلش رہتی تھی کہ ہم (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد) وصیت سے مستثنیٰ رہ کر نیکی کے ایک موقعے سے محروم ہو گئے ہیں۔ پھر میری ایک الہام کی طرف توجہ گئی جو حضورؑ کی وفات کے کچھ عرصے بعد مجھے ہوا تھا یعنی اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا یعنی اے آلِ داؤد! کچھ اعمال اللہ کے شکرانے کے طور پر بھی کرو۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس پر عمل کیا اور آپؓ فرماتے ہیں کہ پس! مَیں سمجھتا ہوں کہ میرا چندہ موصیان سے بڑھ کر ہی رہا ہوگا۔

حضورِ انور نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگ مجھے بھی بعض دفعہ لکھتے ہیں اس لیے واضح کر دوں کہ یہ استثناء صرف حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پانچ بچوں کے لیے تھا۔ ان کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے تمام افراد وصیت کرتے ہیں۔ اسی طرح کسی خلیفہ کو بھی اس سے استثناء حاصل نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ اور آپؓ کے بعد بھی تمام خلفاء تمام مالی تحریکات میں حسبِ توفیق بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

حضورؑ ہر چھوٹے بڑے کا، جو کسی بھی طرح آپؑ کا کوئی کام کرتا تھا، اس کا شکریہ ادا فرماتے۔

حضورِ انور نے اس حوالے سے بعض مزید واقعات بھی پیش فرمائے۔

حضرت شیر محمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ کرم دین کے مقدمے میں جب حضورؑ جہلم گئے تو بٹالے میں بعض دوستوں نے حضورؑ کے لیے چائے کا بندوبست کیا تھا۔ وہاں حضورؑ نے دریافت کیا کہ چائے پلانے والا کون ہے؟ پھر جن لوگوں نے چائے پلائی، حضورؑ نے اُن کا موقعے پر شکریہ ادا کیا اور نہ صرف یہ کہ وہاں شکریہ ادا کیا بلکہ اُن کا شکریہ بعد میں اخبار میں بھی شائع کیا کہ ان لوگوں نے وہاں میری خدمت کی۔ یہ اہمیت آپؑ نے ان لوگوں کو دی۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی شکر گزاری کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆...☆...☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad